UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232846
UNIVERSAL
LIBRARY

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

تحفۃ المومنات موسوم بہ حکایات الصالحات

تصنیف واقف رموز فرقان عالم دقائق قرآن مطرح فیوض فیاض وہاب

ماہر نکات خفی و جلی جناب حافظ انور علی صاحب انسپکٹر

رہتکی سلمہ اللہ القوی باہتمام راجی غفران

محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور

تربیت یافتہ خدمت برادر معظم

محمد مصطفیٰ خان

مبرور

در مطبع نظامی واقع کانپور ماہ صفر ۱۲۸۵ھ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد و ثنا اوس بادشاہ جہان اور خالق انس و جان کو لائق ہی جو اپنے یاد کرنے والون کو
ایسا پیار کرتا ہی کہ ہر ایک اونکے تابعداری مین جان اپنی نثار کرتا ہی سبحان اللہ کیا مہربان ہی جو اوسکے یاد کا
دم بھرتا ہی اوسکو خود بھی یاد کرتا ہی اور کروڑون درود و صلوۃ اوس رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین پر ہوون
جسنے گمراہی سے خلقت کو بچایا اور بادشاہ حقیقی سے ملنے کا سیدھا رستہ بتایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اما بعد اصحاب بصیرت و ارباب خبرت پر ظاہر ہو کہ ذکر حالات اولیاء اللہ او نیک بخت بیبیون کا سراسر
موجب برکت اور سبب ازدیادی نعمت کا ہی چونکہ زبان ہندی مین اس حال کا کوئی رسالہ [illegible]
مستورات کے دیکھنے مین نہ آیا لہذا اس خاکسار انور علی رہتکی نے احوال نیک بخت بیبیون کا قصص الانبیا
اور [illegible] وغیرہ سے انتخاب کرکے یہ رسالہ عام فہم بنایا تاکہ اونکا حال سنکر مستورات اپنے تئین
غیبت بہتان وغیرہ برے کامون سے بچائین اور [illegible] کے یاد الٰہی مین دل کو لگائین
[illegible] واضح ہو کہ اس رسالہ مین
پانچ مجلسین ہین پہلی مجلس اون بیبیون کے ذکر مین جو حضرت [illegible] دوسری مجلس حضرت [illegible]
[illegible] آدم کی بیبیون کی ہی تیسری مجلس حضرت رسول [illegible] کی بیبیون کی ہی چوتھی مجلس اون بیبیون کی
جو [illegible] کائنات کی امت مین ہوئین پانچوین مجلس اون نیک بخت عورتون کے بیان مین جو حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلی ہوئین حضرت بی بی حوا علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام

بائین پسلی سے پیدا کی بہشت مین آدم علیہ السلام کے ساتھ تہین گیہون کے کھالینے کے
سبب سے دنیا مین آئین اور اپنے گناہ سے بہت شرمائین جناب الٰہی مین عرض کی ای پروردگار
مین نے خراب کیا اپنی جان کو اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور مجھپر رحم نہ کریگا تو مین نامراد ہو جاونگی
اللہ تعالے نے اس عجز کو اونکے قبول کیا اور خطا معاف کی حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نیک بخت
بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تہین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو ساتھ لیکر اپنے گھر سے بموجب
حکم الٰہی شام کے ملک کو روانہ ہوئی تو راستہ مین ایک بادشاہ ظالم نے بی بی صاحبہ کو بہت خوبصورت
اور حسین دیکھکر حضرت ابراہیم ع سے چھین لیا اور بے ادبی کا ارادہ کیا ہاتھ اپنا بڑھایا حضرت سارہ
رضی اللہ عنہا نے جناب الٰہی مین دعا کی اوسی وقت اوسکے دونو ہاتھ شل ہو گئے اور سارے
بدن کے جوڑ درد کے مارے بیکل ہو گئے بادشاہ بولا کہ ای عورت تو نے مجھپر کیا جادو کیا ہے
بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ تیری نیت نے تجکو یہ دکھایا ہے وہ ملعون بولا کہ اگر مین تیری دعا سے
تندرست ہو جاؤن تو پھر کبھی تیری طرف بری نیت سے نہ دیکھون حضرت بی بی صاحبہ نے خدا کے
جناب مین منت کی اوسی وقت جناب الٰہی نے اوس مردود کو صحت دی پھر اوسکا حسن و جمال
دیکھکر بے اختیار ہوا اور پہلے ارادہ سے نہ پھرا خدا نے پھر اوسکے ہاتھون کو اپاہج بنایا وہ کافر
بڑی منت سے گڑگڑایا اسی طرح تین بار اوس کافر کی بد نیتی سے دونون ہاتھون کی کلائی شل
ہوئی تھی اور اوسی نیک بی بی صاحبہ کی دعا سے مشکل حل ہوئی تھی آخر کار نا امید ہو کر بی بی صاحبہ
کو ساتھ بی بی ہاجرہ کے رخصت کیا لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم ع کی اولاد نہ ہوئی تھی اور اولاد کو بہت
جی چاہتا تھا حضرت بی بی سارہ رض نے یہ حال دیکھکر بی بی ہاجرہ صاحبہ کے پاس جانے کی
اجازت دی حضرت اسمٰعیل ع اونکے پیٹ سے پیدا ہوئے حضرت ابراہیم ع جب اون سے بہت
محبت کرنے لگے تو بی بی سارہ رض بہت اوداس ہوئین اور بولین کہ ان دونون کو جنگل مین ڈال آؤ
حق تعالے کو بی بی صاحبہ کی ایسی خاطرداری منظور تھی کہ ابراہیم علیہ السلام پر یہ حکم نازل ہوا ابر
اہیم بی بی سارہ رض کی خاطر کر اونکے دل کو مت دکھا اور ان دونون کو بیابان مین چھوڑ آ اور کسی

حق تعالیٰ ہم اونکے نگہبان ہین حضرت ابراہیم اونکو جنگل مین اب چاہ زمزم ہے چھوڑ آئے ۔ جب بی بی
ہاجرہ سے حضرت اسمعیل پیدا ہوئے تو بی بی سائرہ نے بھی بیٹے کی بہت تمنا کی ایک دن جبرئیل
علیہ السلام اور کئی فرشتے خوبصورت جوانون کی صورت بنا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آئے حضرت
اونکو آدمی جان کر ضیافت کے لیے ایک تلا ہوا بچھڑا لائے ہرچند ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے
فرمایا پر اونھون نے اوس کھانے سے ایک لقمہ بھی نکھایا اوس زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جو کوئی کسی کو ایذا
پہنچاتا تھا وہ شخص اوسکے گھر کا کھانا نہ کھاتا تھا فرشتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چہرا
اوداس دیکھکر فرمایا کہ ہم ملائک ہین اسواسطے تمھارا کھانا نہ کھایا ہم قوم لوط کے عذاب دینے کو آئے ہین اور
تمھارے واسطے دو لڑکونکی خوشخبری لائے ہین ایک کا نام اسحاق دوسرے کا نام یعقوب ہوگا
بی بی صاحبہ نے یہ بات سنکر اچنبھا کیا اور فرمایا کہ معاملہ غریب ہے بانجھ عورت اور بوڑھے مرد سے
اولاد پیدا ہونا ایک بات عجیب ہے فرشتون نے کہا کہ جس قادر باکمال نے آدم علیہ السلام کو بغیر مان
باپ کے پیدا کیا کیا اچنبھا ہے کہ بانجھ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا کرے یہ کہکر فرشتے
چلے گئے حضرت ابراہیم کے یہان اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے حضرت بی بی ہاجرہ رضہ کو جب ابراہیم ع
جنگل مین چھوڑ آئے تو اکیلے بہت گھبرائین آخر اللہ پر بھروسا کر کے اوس بچے کو لیکر جنگل مین بیٹھ رہین
جب چند روز مین اوسکا پانی اور کھانا جو ابراہیم علیہ السلام دے گئے تھے تمام ہوا تو بی بی صاحبہ
کا دل بچے کی پیاس کو دیکھکر بے آرام ہوا بی بی صاحبہ نے جانا کہ بغیر جان دینے کے اور کوئی
تدبیر نہین اور تقدیر الٰہی سے کچھ گذر نہین وہان سے دوڑ کر صفا کے پہاڑ پر آئین اور پانی کے تلاش مین
چارون طرف نظرین دوڑائین تھوڑی دیر وہان ٹھہرین کوئی فریاد کو نہ پہنچا اور نظر نہ آیا تو وہان سے
دوڑکر میدان سے گذر کر پہاڑ مروا پر آئین اور العطش العطش کہکر جناب باری مین چلائین وہان
بھی تھوڑی دیر ٹھہرین پانی کا نشان نہ پایا اوسیوقت دلمین اوس پیاسے بچے کا دھیان آیا سات بار
بدستور سعی و کوشش مین آتی جاتی تھین اور ہر بار اوس شہزادہ عالم کو دیکھ کر چھاتی سے لگاتی تھین
امیدوار ہوکر کوئی آکر فوراً اسکو کھا جاوے اور مجھ لب تشنہ اور جگر سوختہ کو جلا دے اور اسمعیل اکیلے

اوس میدان مین گرمی او پیاس سے جلتے تھے لڑکون کی طرح ایڑیان زمین سے ملتے تھے ارحم الراحمین
نے اونکے زیر قدم ایک چشمہ پانیکا نکالا اور اوس چشمۂ آبحیات کو اوس پانی سے پالا جب حضرت بی بی
صاحبہ نے چشمہ پانیکا دیکھا اور گھڑا سیراب اپنے جانی کا دیکھا تو شکر خدا کا بجا لائین اوس پانی سے مشک
بھرنی چاہی غیب سے آواز آئی کہ یہ پانی رحمت الٰہی کا ہمیشہ کم نہوگا پھر اوس جگہ قبیلہ جرہم آکر آباد ہوا اور ایک شہر بن
گیا جسکو اب شہر مکہ کہتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام اسمعیل کے دیکھنے کو اوس جگہ تشریف لایا کرتے
تھے جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمعیل کے ذبح کرنیکا خواب مین حکم ہوا تو حضرت ابراہیم نے
بی بی ہاجرہ سے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کو نہلا دھلا کر اچھے کپڑے پہنا کر ہمارے ساتھ کردو بی بی صاحبہ
نے حضرت اسمعیل کو نہلایا اور سرمہ آنکھون مین لگایا ابلیس لعین نے بی بی صاحبہ سے کہا کہ حضرت
ابراہیم اسمعیل کو ذبح کرنے لیئے جاتے ہین فرمایا کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح نہین کرتا ابلیس نے
کہا کہ حکم الٰہی ہے آپ فرمانے لگین کہ اے ملعون حکم الٰہی پر ہمارے دل و جان قربان ہین ہمارے نصیب
جو راہ خدا مین فرزند دین ابلیس خبیث مایوس ہوکر بھاگا حضرت زلیخا بیٹی بادشاہ طیموس کی
اسطہا بی بی عزیز مصر کی تھین جب یوسف علیہ السلام کو جو بہت خوبصورت تھے اونکے بھائیون نے
حسد سے مالک نام سوداگر کے ہاتھ بیچا او حضرت زلیخا نے اونکو مالک سے خرید بہت چاہتی تھین اور ہر دم اونکے
محبت کا دم بھرتی تھین جب اس بات کا لوگون مین چرچا سنا تب عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو لوگون
کی زبان بند کرنیکے لیے مکان علحدہ مین قید رکھا یہانتک کہ بادشاہ مصر نے خواب دیکھا اور یوسف
نے اوسکی تعبیر بتلائی او قید سے چھوٹ سکے مقرب بادشاہ اور آخر کو جانشین بادشاہ مصر ہوئے بی بی زلیخا
اوسوقت بہت ضعیف اور حضرت یوسف کی جدائی مین روتے روتے اندھی ہوگئی تھین مذہب بت پرستی
رکھتی تھین جب بتون کے سامنے یوسف علیہ السلام کے ملنے کی دعا کرتی تھین جب کچھ نتیجہ نہ نکلا
تب بتون کو توڑ پھوڑ کر بت پرستی ترک کی اور خدا پرستی اختیار کی عاقبت الٰہی کی برکت سے حضرت یوسف
سے بحکم خدا ملاقات ہوئی اور یوسف علیہ السلام کی دعا سے آنکھین روشن ہوگئین اور جوان ہوگئین پھر ہمیشہ
دو شنبہ دار خدا کی محبت اور عبادت خدا مین مشغول رہنے لگین کہ یوسف علیہ السلام مشتاق رہتے تھے اور یہ

پھر وہ ان دسنے نہ بولتی تھین سچ ہی خدا مہربان تو کل مہربان **حضرت بی بی خاتون** والدہ موسی علیہ السلام کی ہین بنی اسرائیل سے تھین جب موسی علیہ السلام پیدا ہوے تو فرعون کے ڈر سے اونکو دودھ پلاکر اور آنکھون مین سرمہ لگا کر اور روئی مین لپیٹ کر صندوق مین بند کرکے دریاے نیل مین ڈال دیا اسلیے کہ اوسوقت کے نجومیون نے فرعون کو خبر دی تھی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ تجکو ہلاک کریگا تب فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو جینے نپاے مارا جاے قصہ مختصر وہ صندوق فرعون کے محل کے نیچے پہنچا لونڈیون نے اوس کو فرعون کی بی بی حضرت آسیہ نام اونکے سامنے جاکر رکھا جب کھولا تو ایک لڑکا خوبصورت اوسمین سے نکلا فرعون کی بی بی اونکے اٹھا لینے کو اپنے فرض کی جگہ پر لگایا اوسی وقت مرض جاتا رہا بیٹا تھا بی بی آسیہ نے اپنا بیٹا کرکے اونکو پالا دودھ پلانے کو بہت دائیان بلائین لیکن موسی علیہ السلام کسیکا دودھ نہ پیتے تھے جب اونکی والدہ آئین تب دودھ پیا خدا کی قدرت دیکھو کس حکمت سے ماں کو بیٹے سے ملایا **حضرت بی بی آسیہ** بیٹی مزاحم کی فرعون کی بی بی قوم بنی اسرائیل سے تھین اللہ تعالی کی بندگی کرتی تھین جب فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا تو بڑی منت سے بچایا پھر جب فرعون کو حضرت آسیہ کے ایمان کا اور اونکے خداپرستی کا حال معلوم ہوا تب چومیخا کرکے دھوپ مین لٹایا اللہ تعالے نے فرشتون کو حکم دیا کہ آسیہ پر سایہ کرین پھر فرعون نے ایک بڑا پتھر بھاری منگا کر حضرت آسیہ کی چھاتی پر رکھا اور بہت دکھ دیا مگر حضرت آسیہ نے سارے دکھ سہے خدا کا ایمان نچھوڑا اوسوقت درگاہ الہی مین دعا کی الہی بار خدایا مجھکو فرعون سے اور اوسکے عذاب سے چھوڑا اور قوم ظالمین سے نکال اللہ تعالے نے اونکے دعا قبول کی اور اونکی جان اوسیوقت نکال کے بہشت مین داخل کی صحیح ہی جو مشہور ہی **شعر** نہ ہر زن زن ہست و نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکسان نکرد + یعنی ہر عورت عورت نہین اور ہر مرد مرد نہین سب ہستین موقوف اوسکی توفیق پر ہین **حضرت بی بی صفورا** حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت موسی علیہ السلام کی بی بی تھین شہر مدین مین اونکا گھر تھا جب موسی علیہ السلام مصر سے فرعون کے خوف سے نکل کے مدین مین پہونچے اور کنوین پر درخت کے نیچے اکر بیٹھے تو بی بی صاحبہ مع اپنی دوسری بہن کے کنوین پر بکریان لیکر

پانی پلانے آئین جب سب شہر کے لوگ پانی پلا کر چلے گئے اور کنوئین پر پتھر رکھ گئے تو موسی علیہ السلام
نے انکا حال پوچھا کہا کہ ہم شعیب علیہ السلام کی بیٹیان ہین باپ ہمارے ضعیف اور اندھے ہین
لوگون کی بکریون کے پینے سے جو پانی بچتا ہے وہ ہم پلاتے ہین موسی علیہ السلام نے کنوئین پرسے پتھر اوٹھا
کر اونکی بکریون کو پانی پلایا یہ حال اون نیک بخت بی بیون نے اپنے باپ کو جا کر سنایا شعیب علیہ السلام
نے موسی علیہ السلام کو بلایا اور دعوت کی جب ونکے چال و چلن سے نشانیان پیغمبر ہونے کی معلوم ہوئین
تو بی بی صفورا اونکو بیاہ دین اور آٹھ برس کی خدمت مہر ٹھہرایا موسی علیہ السلام نے دس برس شعیب ع
کی خدمت کی آخر رخصت ہو کر اور عصا حضرت شعیب علیہ السلام سے لیکر مع اپنے بال بچون اور بکریون کے
روانہ ہوئے پانچ منزلین چلکر جبکہ منزل میدان سینا مین پہونچے تو کالی گھٹا اور نہایت سردی ہوئی ناچار
وہان مقام کیا سردی کی شدت سے چقماق سے آگ نہ نکلی طور سینا کی طرف روشنی سی معلوم ہوئی اوس طرف
لاٹھی لیکر آگ لینے کو چلے اور بی بی صاحبہ سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین تمھارے واسطے آگ لاتا ہون یا
کسی راہبر کو وہان پاتا ہون موسی علیہ السلام وہان پہونچے وہ روشنی تجلی حق کی تھی فضل الٰہی شامل حال ہوا
موسی علیہ السلام کو دولت نبوت اور رسالت سے مالامال کیا **شعر** خدا کی دین کا موسی سے پوچھے احوال
کہ آگ لینے کو جائین پیمبری ہو جائے ۔ غرضکہ حکم خدائے عزوجل سے موسی علیہ السلام وہان سے
بی بی صاحبہ کو ساتھ لیکے مصر مین آئے پیغمبری اپنی ظاہر کی اور فرعون کو اسلام کی دعوت سنائی **حضرت**
بی بی بلقیس بادشاہ شہر سبا کی تھین عقل اور دانائی بہت رکھتی تھین ہدہد نے جب اونکا حال حضرت
سلیمان ع سے کہا تو اونھون نے خط لکھا اور بلایا پہلے حضرت بلقیس نے اپنا ایلچی بھیجا پھر آپ روانہ ہوئین
اور اونکے پاس ایک تخت جڑاؤ بہت اچھا تھا وہ تہخانے مین بند کر کے آئین حضرت آصف وزیر سلیمان ع
کے حکم سے ایک مارنے مین اوس تخت کو سلیمان علیہ السلام پاس لے گئے سلیمان علیہ السلام نے اپنے
مکان کے صحن مین حوض کھودوا کر اور اوسمین مچھلیان چھوڑوا کر بلورین تخت جڑوا دئے تا بی بی بلقیس کی
دانائی اور اونکی پنڈلیون کے بالون کا حال دریافت ہو کہ لوگون نے اونمین یہ عیب نکالا تھا کہ اونکی پنڈلیون پر
بھیڑ کے سے بال ہین جب بی بی بلقیس وہان پہونچین پانی سمجھکر پائنچے چڑھائے حضرت سلیمان علیہ السلام

سنے فرمایا یہ خوش ہوتی ہین یہ سیدھی چلی آؤ یہ بات سنکر حضرت بلقیس بہت شرمائین اور تخت اپنا دیکھکر اچنبھے مین
آئین اور سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر ایمان لائین اور کہا ای رب آج تک مین نے اپنی جان کا برا کیا اور
اب فرمانبردار ہوئی ساتھ سلیمان علیہ السلام کے ایمان لائی اللہ کا جو سارے جہان کا مالک اور پالنے والا ہی **حضرت
بی بی مریم علیہا السلام** والدہ حضرت عیسی علیہ السلام کی اور بیٹی عمران کی تھین جب اونکی
والدہ حنا بنت فاقوذ حاملہ ہوئین تو کہا ای پروردگار میرے نذر کیا مین نے اسکو جو میرے پیٹ مین ہی آزاد
کرکے تو اسکو اور قبول کر تو اسکو اوس زمانہ مین مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے لڑکون کو نذر
چڑھاتے تھے اور چھوڑ آتے تھے اور مجاور مسجد کے پالتے تھے جب مریم علیہا السلام پیدا ہوئین تو اونکی
والدہ نے کہا ای پروردگار میرے مین نے یہ لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہی جو کچھ جنی اور نام اوسکا مین نے
مریم رکھا اور اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے مین تیری پناہ مین دیتی ہون اللہ تعالے نے اوسکو
قبول کیا اور زکریا علیہ السلام کو اوسکی پرورش پر مقرر کیا مریم علیہا السلام مسجد اقصی کے حجرے مین رہتی تھین
اور عبادت خدا کی کرتی تھین ایک روز فرشتون نے آکر کہا ای مریم تجھکو اللہ تعالے نے پسند کیا ہی اور ستھرا
بنایا ہی اور چن لیا ہی تجھکو جہان کی عورتون سے ای مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع
کرنیوالون کے ایک روز زکریا علیہ السلام حجرے مین اونکے پاس آئے اور اونکے پاس اچھے اچھے
کھانے دھرے ہوئے پائے فرمایا کہ ای مریم تیرے پاس یہ کھانے کہان سے آئے مریم نے کہا کہ
اللہ تعالی نے بھیجے ہین بیشک اللہ ایسا ہی جسکو چاہتا ہی رزق بیحساب دیتا ہی لکھا ہی کہ ایک دن حضرت مریم
علیہا السلام اپنی خالا یا بہن کے گھر غسل کرنے کو گئین پردہ لٹکا کر نہا رہی تھین کہ ناگہان جبرئیل علیہ السلام
خوبصورت جوان بے داڑھی کے بنکر اوس جگہ ظاہر ہوئے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامحرم ہی
طرف سے بہ نوبت شرما کر فرمایا کہ مین اللہ کی پناہ مانگتی ہون تجھسے اگر تو متقی ہی جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ وہ شخص نہین ہون جس سے تم ڈرتی ہو مین اللہ کا رسول ہون تمکو ستھرا بیٹا دینے آیا ہون حضرت مریم
علیہا السلام نے کہا کہ کیونکر میرے بیٹا ہوگا مجھکو کسی آدمی نے نہین چھوا اور نہ مین بدکار عورت ہون تب
جبرئیل علیہ السلام نے کہا سچ ہی تم ایسی ہی ہو لیکن میرے اللہ نے فرمایا ہی کہ مجھے بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا

آسمان ہی اور اوسکو مین اپنی قدرت کا نمونہ بناؤنگا جہان کو اپنی قدرت دکھاؤنگا یہ کہکے جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کے جیب گریبان مین حضرت عیسی علیہ السلام کی روح پھونکدی اوسیوقت حمل رہگیا جب عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکا وقت نزدیک آیا مریم بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئین جب ایک گانوں کے پاس پہنچین درد کی شدت ہوئی اسواری سے اوترین اور ایک کھجور کے سوکھے درخت کو لگاکر بیٹھین اور فرمایا ای کاش مین اس حال سے پہلے ہی مرجاتی اور بھولی بسری ہوجاتی حق تعالے نے فرشتونکو بھیجا اور ایک چشمہ پانیکا ظاہر کیا جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اوس چشمہ مین فرشتون نے غسل دیا حضرت جبریل علیہ السلام نے بموجب حکم خداتعالی کے آواز دی کہ ای مریم غمگین مت ہو خداتعالے نے تیرے واسطے نہر جاری کی ہی اور سوکھی کھجور کو ہرا کیا ہی اب تو اسکی ٹہنیان ہلا اور تازی کھجورین کھا اور بیٹے کے دیدار سے آنکھین ٹھنڈی کر حضرت مریم علیہا السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے کہین گے کہ یہ بچہ کہان سے لائی تو مین کیا جواب دونگی حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اگر کسیکو تم دیکھو تو اشارے سے کہو کہ آج مین نے خدا کے واسطے یہ نذر کی ہی کہ روزہ رکھون اور کسی آدمی سے باتین نکرون اوس زمانے مین جیسے کھانے پینے کا روزہ رکھتے ہین ویسے ہی باتونکا روزہ رکھتے تھے جب بنی اسرائیل نے مریم علیہا السلام کے چلے جانے کی خبر پائی تو اونکے پیچھے روانہ ہوئے جب آپ کے پاس پہونچے تو کپڑے اپنے پھاڑ ڈالے اور سر پر خاک ڈالنے لگے اور بولے کہ یہ کیا برا کام کیا تو نے ای بہن ہارون کی یعنی تو مانند ہارون علیہ السلام کے بندگی خدا کی کرتی تھی تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری مان بدکار تھی حضرت مریم علیہا السلام نے اشارہ طرف عیسی علیہ السلام کے کیا تو سب غصہ ہوکر بولے کہ تو ہمسے ٹھٹھا کرتی ہی کیونکر ہم بات کرین اوس سے جو بچہ جھولنے مین ہی حضرت عیسی علیہ السلام خدا کے حکم سے بولے کہ مجھکو خدا نے کتاب دی ہی اور مجھکو نبی کیا ہی جب یہود نے یہ معجزہ دیکھا تو زبان طعنے سے بند کی اور جانا کہ یہ وہی نبی ہی جسکے آنے کی اگلے پیغمبرون نے بشارت دی ہی مریم علیہا السلام پر جو نسبت بد کرتے ہین وہ بہتان ہی پھر تو حضرت مریم علیہا السلام کو بڑی عزت اور حرمت سے لائے اور بہت توقیر و تعظیم سے رکھا

دوسری مجلس ازواج مطہرات کے بیان مین

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے حضرت بی بی خدیجۃ الکبرے اور بی بی عائشہ اور بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہن جہان کی سب عورتون سے افضل ہین کوئی اونکی فضیلت کے برابر جہان مین نہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ بیبیان تھین مگر گیارہ مین سب علما کا اتفاق اور بارھوین مین اختلاف ہی پہلی بی بی پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ہین جنکی کنیت ہندہ ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی پیاری تھین اونکے باپ کا نام خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب ہی اور نسب اونکے آبائے کرام کا قصے مین جاکر نسب آبائے کرام رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملجاتا ہی اونکی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم ہی جو عامر بن لوی کے کنبے مین سے تھین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح ہونے سے پہلے بی بی خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا تھا کہ آسمان سے سورج گھر مین اوترآیا اور نور اوسکا سارے گھر مین پھیل کر تمام عالم مین پہنچا کوئی گھر مکہ معظمہ مین الیسا نرہا جو اوس سے منور نہوا ہو جس زمانہ مین حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اونسے ہوا عمر مبارک اونکی چالیس برس کی اور عمر آنحضرت سید المرسلین کی پچیس برس کی تھی مہر اونکا بیس شتر بار بندھا تھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنی اولاد کیا لڑکے کیا لڑکیان سوائے حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ قبطیہ سے ہین سب اونکے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بسبب اونکی خدمتگاری اور تابعداری کے اونکی خاطرداری بہت فرماتے تھے اور اونکے جیتے جی کوئی بیوی نہین کی عورتون مین سب سے پہلے حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا مشرف باسلام ہوئین اللہ تعالے کو اونکی ایسی خاطر منظور تھی کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ الکبرے جو آپکے لیے ایک برتن مین کھانا لیے آتی ہین جب آپکے پاس پہنچین تو میرا اور پروردگار میرے کا سلام پہنچا دیجیے اور بشارت دیجیے کہ اونکا گھر بہشت مین ایک موتی کا بنا ہی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار اور جبرئیل علیہ السلام کیطرف سے حضرت بی بی خدیجۃ الکبری کو پیام پہنچایا تو جواب سلام کا دیا اور دوگانہ شکر کا ادا کیا وفات حضرت بی بی خدیجۃ الکبرے کی قول صحیح ہی کہ ماہ رمضان المبارک کی دسوین تاریخ ہوئی

اکۃ دوسوان برس تھا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عمر مبارک اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی مزار پر انوار
اونکا مقبرہ حجون مکہ معظمہ مین ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر اونکی تشریف لیجاتے تھے دعاء خیر کرتے
تھے اور بارہا ذکر خیر سے یاد فرماتے تھے **حضرت بی بی زینب رضی اللہ تعالی عنہا**
اونکے باپ کا نام خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال بن عامر ہی تیسرے سال
ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ رمضان المبارک مین اونسے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلعم
کی شادی ہوئی مسکینون پر بہت رحم اور شفقت اور احسان فرماتی تھین اسلیے اونکا خطاب ام المساکین
یعنی مان مسکینون کی مشہور ہوا تھا آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین رہین ہجرت کے
چوتھے سال جنت کو سدھارین مزار پر انوار اونکا گورستان بقیع مین ہی **حضرت بی بی زینب**
بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کنیت انکی ام الحکم تھی اور نام اونکی والدہ ماجدہ کا امیمہ
تھا اور بیٹی عبد المطلب کی پھوپھی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تھین بی بی صاحبہ کو پہلے
برہ کہتے تھے حضرت سید الانام صلعم نے زینب نام رکھا تھا پانچوین سال ہجری ذیقعدہ کے مہینے مین
شادی انکی حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اونکی خواستگاری مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات کریمہ بھی نازل ہوئین اور نکاح آسمان پہ ہوا لکھا ہی کہ رسول خدا صلعم نے اون
بی بی زینب کے گھر مین اوسوقت تشریف لیگئے جب وہ سر کھولے بیٹھی تھین عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم آپ بے خطبہ نکاح اور گواہون کے تشریف لائے فرمایا اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد
یعنی اللہ نکاح پڑھانیوالا ہی اور جبرئیل گواہ ہی اور سعید معصومہ سے روایت ہی کہ ایک دن حضرت
صلعم سے مین نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجکو دو بڑائیان اور بیبیون پر ہین
ایک یہ کہ نکاح میرا آسمان پر ہوا دوسرے یہ کہ میرے نکاح مین جبرئیل وکیل ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایسا ہی ہی وفات اوس عالی درجات کی بقول صحیح بیسوین سال ہجری مین ہوئی عمر ترپن
برس کی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مع اہل مدینہ کے اونپر نماز پڑھی اور بقیع مین دفن کیا
حضرت بی بی سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نام بزرگ انکا ام الاسود اور اونکے

باپ کا نام زمعہ بن قیس بن عبد الشمس تھا نسب انکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوی بن غالب میں ملتا ہی اور انکے
ماں کا نام بنت قیس بن عمر تھا مکہ معظمہ میں اوائل بعثت میں مسلمان ہوئیں تھیں دسویں سال نبوت کے حضرت
خدیجۃ الکبری کی وفات کے بعد اور حضرت عایشہ صدیقہ کی شادی ہے سے پہلے شادی اونکی جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور چار سو درم مہر مقرر ہوا آخر بسبب اونکے بڑھاپے کے حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارادہ طلاق کا کیا تھا ایک رات حضرت بی بی سودہ اوس راہ پر جس راہ حضرت رسول اللہ صلعم
عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر تشریف لیجاتے تھے آکر بیٹھیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو طلاق نہ دیجیے کیونکہ میں کوئی خواہش یا تمنا نہیں رکھتی ہوں
صرف یہ میرے دل کی مراد ہے کہ کل قیامت کے دن آپ ہی کی بیبیوں میں اوٹھوں اور اپنی باری مقررہ میں نے
حضرت عایشہ صدیقہ کو بخشی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عرض اونکی قبول کی اور سوال اونکا اجابت پایا
وفات اوس مخدومہ معصومہ کی بائیسویں سال ہجری اخیر زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے واقع
ہوئی مزار گوہر بار اونکا جنت البقیع میں ہی

حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا

انکے باپ کا نام حیی بن اخطب بن ثعلبہ بن ثعبیہ تھا اور ماں کا نام بنت سموال تھا بعد فتح ہونے خیبر
کے قیدیوں میں آئیں صاحب حیا نیک رائے خوش صفات تھیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمال مہربانی سے فرمایا کہ تمکو آزاد کریں یا تمہاری قوم میں بھیجدیں یا مسلمان ہو تو اپنے نکاح میں لائیں جونسی
بات تمکو اچھی معلوم ہو کہو اوس معصومہ نے اسلام اختیار کیا اور کہا آرزو اسلام کی رکھتی ہوں تصدیق حضرت
کے رسالت کی پہلے دعوت سے میں نے دل سے کی ہے اب جو منزل مقصود پر پہونچی تو پیر وسے مجھکو
کیا کام رہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ نے جو مجھکو اختیار دیا تو قسم ہے اللہ کی کہ مجھکو خدا اور
رسول پیارے ہیں آزاد ہونے اور قوم میں ملنے سے اس تقریر دلپذیر کے سننے سے حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق میں دعا خیر کی اور آزاد کرکے اون سے شادی کی اور وہ آزادی مہر
نکاح کا ٹھہرایا وفات اوس مخدومہ معصومہ کے قول صحیح سے چھبیسویں برس ہجری کے ہوئی مزار
گوہر بار جنت البقیع میں ہی

حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا

انکے باپ کا نام ابوسفیان اور مان کا نام صفیہ تھا وہ بیٹی ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس کی تھی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی تھین وہ معصومہ فرماتی ہین کہ پہلے شادی ہونے سے حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص مجھکو ام المومنین کہتا ہی جب
مین جاگی تو تعبیر اپنے خواب کی یہ کی کہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی میری ہوگی چنانچہ
اوسکے دنون مین مجھکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ مین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے نکاح مین دیا اوسوقت عمر شریف اونکی پینتیس ۳۵ برس کی تھی اور مہر چار سو دینار سونے کے ایک روایت
سے اور ایک روایت سے چار ہزار درہم مقرر ہوئے تھے وفات اونکی بیالیسوین برس ہجرت سے ہوئی
بعضے اکتالیسوین برس بتلاتے ہین مزار انوار اونکا جنت البقیع مین ہی **حضرت بی بی حفصہ
رضی اللہ تعالی عنہا** حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر ہین اونکی مان کا نام
زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب تھا دوسرے یا تیسرے سال ہجری مین حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی پانچ برس پہلے نبوت سے پیدا ہوئی تھین پینتالیسوین یا
سینتالیسوین سال ہجری مین جنت کو سدھارین قبر مبارک جنت البقیع مین ہی **حضرت بی بی
جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا** اونکے باپ کا نام حارث بن ابی ضرار تھا پانچوین یا چھٹے سال
ہجرت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی وفات اوس مخدومہ کی مدینہ منورہ مین
سن چھپن ہجری مین ہوئی مزار شریف بقیع مین ہی **حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا** حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہین اور سب سے پیاری حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کنیت اونکی ام عبد اللہ تھی بڑی عالمہ و فقیہہ و بلیغہ و مفتیہ تھین چنانچہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی شان مین فرماتے تھے خذوا ثلثی دینکم عن ہذہ الحمیراء یعنی
دین کے تین حصون مین سے دو حصے دین کے اوس لال کپڑے پہننے والی سے لو حضرت صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی تھین کہ مجکو حضرت کی سب بیبیون پر دس باتون سے بڑائی ہی پہلے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے میرے اور کسی کواری سے شادی نہین کی دوسرے حضرت

نے سواے میرے اور کسی ایسی عورت سے شادی نہین کی جسکے مان اور باپ نے راہ خدا مین ہجرت کی ہو تیسرے میری پاکیزگی مین آیات کریمہ قرآنی آسمان سے نازل ہوئین چوتھے میری شادی ہونے سے پہلے جبریل علیہ السلام نے صورت میری حریر کے کپڑے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی اور کہا کہ اس سے شادی کرو پانچوین مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے چھٹے حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین آگے اونکی نماز کے کروٹ سے سوتی تھی ساتوین کسیکے خواب کے کپڑون مین سواے میرے وحی الٰہی نازل نہین ہوئی آٹھوین جسوقت روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبض ہوئی اوسوقت تک سر مبارک آپکا میری گود مین تھا نوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نوبت مین دنیا سے رحلت فرمائی دسوین آنحضرت میرے حجرے مین مدفون ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ عورتون مین آپکو کون پیاری ہے فرمایا کہ عائشہ رض پوچھا کہ مردون مین کون پیارا ہے فرمایا کہ اوسکا باپ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا سے فرماتے تھے کہ اے نور العین تو اوسکو دوست نہین رکھتی ہے جسکو پیغمبر دوست رکھتا ہے کہا کہ یا رسول اللہ دوست رکھتی ہون اوسکو فرمایا کہ دوست رکھ عائشہ رض کو کہ مین اوسکو دوست رکھتا ہون لکھا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چھ برس کی تھین جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی شادی ہوئی مہر آپکا پچاس درہم کی قیمت کا اسباب تھا اور ایک روایت مین پانسو درہم کا وفات حضرت عائشہ صدیقہ کی جمعہ کو ہفتہ کی رات سترھوین رمضان شریف سنہ ۵۸ ہجری مین واقع ہوئی عمر شریف آپکی چھیاسٹھ برس کی ہوئی اور مزار گوہربار بقیع مین ہے اونکے جنازہ پر بہت بیبیان مدینہ کے تشریف لائے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کی پڑھی۔

حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا انکے باپ کا نام حارث بن حزن اور مان کا نام ہند بنت عوف بن زہیر بن حرب تھا ساتوین سال ہجرت کے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شادی ہوئی اور سن ساٹھ یا اکسٹھ ہجری مین جنت کو سدھارین مزار پر انوار بقیع مین ہے

حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نام نامی اونکا ہند بنت ابی امیہ ہے

چوتھے سال ہجری کے ماہ شوال مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے شادی کی اور مہر اونکا دس درم کی قیمت کا اسباب تھا تیسری ربیع الاول سن تریسٹھ یا چونسٹھ ہجری مین وفات پائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز پڑھی اور بقیع مین دفن ہوئین عمر شریف اونکی چوراسی برس کی ہوئی۔

تیسری مجلس بنات طیبات کے احوال مین

اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون مین حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سب سے بزرگی اور درجے مین زیادہ ہین لیکن اسجگہ بلحاظ عمر کے بیان کیا جاتا ہی حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا سب سے بڑی بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین قول صحیح ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی شادی اونکے خالا کے بیٹے ابو العاص ابن الربیع سے کی تھی اور بعد ایمان لانے ابو العاص کے دوبارہ نکاح اونکا پڑھا اور بقول بعضے وہی نکاح رہا ایک لڑکا اور ایک لڑکی علی اور امامہ نام پیدا ہوے لڑکا جب جوان ہوا جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف فرما ہوا اور امامہ کی شادی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی بعد وفات موجب وصیت اون عفیفہ مخدومہ کے ہوئی اور محمد بن علی اونسے پیدا ہوے ولادت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نبوت سے پہلے اور وفات آٹھوین سال ہجرت کے ہوئی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا سے پیچھے پیدا ہوئین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی اونکی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کی اونسے ایک لڑکا پیدا ہوا جسنے دو برس کی عمر مین وفات پائی پیدایش اونکی نبوت سے پہلے ہوئی اور وہ سال تینتیسوان تھا واقعہ اصحاب فیل سے اور وفات ہجری کے دوسرے سال جب کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کو تشریف لیگئے واقع ہوئی مزار پر انوار بقیع مین ہی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا پیچھے حضرت رقیہ رض اور پہلے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے پیدا ہوئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات حضرت رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہجرت کے تیسرے سال شادی اونکی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کی اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کو ذی النورین کہتے ہیں سن ہجری کے نوین برس اس جہان فانی سے تشریف لیگئیں حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل اور اکرم بیٹیاں ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بیبیوں میں کنیت اونکی ام محمد اور لقب مبارک طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہی اگرچہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مگر جسقدر محبت اور شفقت حضرت رسول مقبول صلعم کو اونسے تھی اور کسی اولاد امجاد سے نہ تھی دوسری برس ہجرت کے شادی انکی حضرت رسول مقبول صلعم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کی جب عمر اونکی پندرہ برس کی یا اٹھارہ برس کی تھی تین لڑکے حسن و حسین و محسن اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں حضرت محسن اور رقیہ نے لڑکپن میں اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور حضرت بی بی زینب کی شادی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار سے ہوئی عون اور محمد اونسے پیدا ہوئے اور معرکہ کربلا میں کام آئے اور حضرت ام کلثوم کی شادی حضرت عباس عم رسول اللہ کے مشورہ سے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رض سے کی کہ جن سے زید بن عمر پیدا ہوئے اور بعمر شباب دنیا سے گذر گئے اولاد امجاد حضرت فاطمہ زہرا کی حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے باقی رہی **نقل** ہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں سے کسکو زیادہ دوست رکھتے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پھر پوچھا کہ مردوں میں کسکو زیادہ پیار کرتے تھے فرمایا کہ اونکے شوہر حضرت علی کو ولادت باسعادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اکتالیسویں سال واقعہ اصحاب فیل کے پانچ برس پہلے نبوت سے ہوئی وفات اوس معصومہ کی سہ شنبہ کو ہفتہ کی رات تیسری ماہ رمضان کو گیارھویں برس ہجرت کے چھ مہینے پیچھے وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوئی عمر اونکی اٹھائیس برس کی ہوئی مزار پر انوار بقیع میں ہی نماز اونکے جنازے کی حضرت علی رض نے اور ایک قول ہی کہ حضرت عباس نے پڑھی

چوتھی مجلس نیکبخت بیبیوں امت رسول آخر الزمان صلعم کی

حضرت بی بی زائدہ رحمہا اللہ تعالی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی نیک بخت

لونڈی تھین سے لکھتے ہین کہ ایکدن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین گئی باہم
حاضر آئین اور سلام کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام زائدہ آج کس لیے ہمارے روبرو جلدی
آئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ جان میری آپ پر فدا ہو کہ آج مین نے قادر حقیقی کی عجیب قدرت دیکھی ہے فرمایا
کہ بیان کرو کیا دیکھا عرض کیا کہ صبح کو یہ لونڈی جنگل مین لکڑیان لینے گئی تھی جب لکڑیون کا گٹھہ مین نے
باندھکر سر پر اوٹھانے کے لیے ایک پتھر پر رکھا تو کیا دیکھتی ہون کہ آسمان سے زمین پر ایک سوار آیا
اور مجھکو سلام کیا اور کہا کہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد سلام میری طرف سے عرض کرنا کہ رضوان
خازن جنت عرض کرتا تھا کہ خوشخبری ہو حضرت کو بہشت آپکی امت پر تین درجے سے بانٹی گئی ہے
ایک گروہ بیحساب بہشت مین جاویگا اور ایک گروہ پر حساب آسان ہوگا اور ایک گروہ آپ کی شفاعت
سے بخشا جاویگا یہ کہکر قصد آسمان کا کیا اور آسمان سے پھر میری طرف التفات فرمایا جب دیکھا کہ مجھسے
لکڑیون کا گٹھہ نہین اوٹھتا تو کہا کہ ام زائدہ گٹھہ کو پتھر پر رکھے رہے پتھر سے کہتے کہ تیرے گھر پہونچا دیگا اور پھر پتھر سے
کہا اے پتھر یہ گٹھا ہمراہ ام زائدہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پہونچا آ جا تہ اوسیوقت وہ پتھر گٹھہ لیکر روان ہوا
اور میرے ساتھ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک آیا گٹھہ مین نے اسپر سے اوٹھا لیا اور وہ پھر اپنی جگہہ پر گیا حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اوس بات کے سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور ہمراہ ام زائدہ کے عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کے گھر تشریف لے گئے اور جائے پتھر کا دیکھکر فرمایا الحمد للہ کہ حق تعالی نے دنیا مین مجھکو بخشش
جانے امت کی بشارت دی اور ایک عورت کو میری امت سے درجہ مریم علیہا السلام کو پہونچایا وفات
بی بی ام زائدہ کی چھبیس برس ہجرت کے ہوئی اللہ

حضرت بی بی صالح بی بی نانی تاج بی بی عمر بی بی زیب بی بی گوہر بی بی شہبانو رحمہم اللہ تعالی علیہن

مشہور ہے کہ یہ بیبیان عقیل بن علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹیان ہین بڑی نیک بخت تھین ہمیشہ روزہ رکھتی
تھین کبھی ایک مہینے بعد اور کبھی پندرہ دن بعد کھانا تناول فرماتی تھین جب واقعہ کربلا مین حضرت امام حسین

رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ہوا اوسوقت یہ بیبیان ملک شام مین تھین یہ حال سنکر کربلا کو تشریف لائین
انکے آنے سے پہلے حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام شربت شہادت نوش فرما چکے تھے بہت حیران
ہوئین کہ اب کدھر جائین آخر باشارۂ غیب ہندوستان کو روانہ ہوئین رسالہ تحفۃ الواصلین مین لکھا ہی کہ
یہ نیک بخت بیبیان اوڑنے کی کرامات رکھتی تھین اوڑکر ہندوستان کے شہر لاہور مین جہان اونکا مزار شریف ہی اپنے اصحابون اور خادمون سمیت پہونچین اور اوسجگہہ رہین تھوڑے دنون مین بہت
مخلوق اونکی ذات کی برکت سے مسلمان ہوئی اور بہت مرید ہوے جب یہ خبر لاہور کے حاکم کو پہونچی تو
رنجیدہ ہوا اور اپنے بیٹے کو اونکے پاس بھیجا اور کہا کہ ہمارے ملک سے چلی جاؤ جبکہ بیٹا اوس حاکم کا
اونکی خدمت بابرکت مین پہونچا تو مرید ہوا اور اوسی جگہہ بیٹھ رہا اس بات سے وہ حاکم بہت خفا ہوا
فوج لیکر لڑنے آیا جب نزدیک پہونچا اون نیک بخت بیبیون نے جناب باری مین ہاتھ اوٹھاکر دعا کی
کہ الٰہی ہمکو نامحرم کی صورت دیکھنے سے بچا زمین کو حکم کر کہ ہمکو چھپا لے کہتے ہین کہ اوسیوقت حکم
رب العالمین سے زمین پھٹی اور وہ بیبیان نیکبخت زمین مین سماگئین اونکے شاگردون اور غلامون کو
راجۂ لاہور نے شربت شہادت کا پلایا اور راجہ کے بیٹے کو اسنے ساتھ لیگیا پھر وہ اوسی جگہہ جا بیٹھا اور
اونکے مزارات کا مجاور ہوا چنانچہ اب تک مجاور اوسیکی اولاد مین سے ہین اور نام اوسکا شیخ جمال بیان
کرتے ہین ۔ اور یہ بھی رسالہ تحفۃ الواصلین مین لکھا ہی کہ ایک شخص اوس زمانہ مین بڑا نجومی تھا اون
نیک بخت بیبیون کی خدمت مین حاضر ہوا اور دعوے کیا کہ مین علم غیب کا جانتا ہون اور اگلی پچھلی
خبر بتا دیتا ہون اون بیبیون کے خادمون سے بحث شروع کی یہ خبر جب بڑی بی صاحبہ کو پہونچی تو کھانا
پکایا اور مسافرون اور مسکینون کو بلایا بڑی محفل کی جب کھانا تیار ہوا تو ہر ایک کے سامنے اچھے اچھے
کھانے چنے اور آگے نجومی کے ایک طباق مین کھانا بھرکر اوسپر سوکھی روٹیان اور کچی کھچڑی رکھی تاکہ
معلوم نہو کہ اسکے نیچے پکا کھانا ہی جب سب نے کھانا کھانا شروع کیا تو نجومی کچی کھچڑی جو اوسکے آگے دھری
تھی دیکھکر حیران ہوا اور کھانا مانگا ارشاد ہوا کہ یہ جو کچی کھچڑی اوپر سے اوتار ڈالو نیچے اوسکے پکا ہوا کھانا ہی
جب تمھین اتنا معلوم ہوا کہ نیچے کچی کھچڑی کے پکا ہوا کھانا ہی تو تم غیب کہ خاصۂ خدا ہی کیونکر جانتے ہو وہ

نجومی بہت شرمندہ ہوا اور توبہ کرکے مرید ہوا غرضکہ بزرگی مین ان پاک دامن بیبیون کے کسی طرح کا شک و شبہ نہین صاحب تحفۃ الواصلین فرماتے ہین کہ مخدوم علی گنج بخش ہجویری جب لاہور مین تشریف لائے اور باہر شہر کے ٹھہرے تو ہر ہفتہ جمعرات کے دن ان نیک بخت بیبیون کے مزار پر تشریف لیجاتے تھے اور مزارات سے دور ٹھہرکر متوجہ ہوتے تھے بہت ادب اور لحاظ کے سبب نزدیک نجاتے تھے پس معلوم ہوا کہ مزارات ان پاک دامن بیبیون کے حضرت مخدوم کے تشریف لانے سے پہلے اوس جگہہ تھے بزرگی اور بڑائی اور ولایت ان نیک بخت بیبیون کی کتاب تحفۂ حمیدیہ سے اور تذکرۂ قطب العالم وغیرہ سے ظاہر ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے فیض باطن اس درگاہ عالیجاہ سے پایا ہے اور ابتک فیض جاری ہے بی بی حلیمہ مشہور بی بی تنوری لونڈی خدمت کرنیوالی اور فیض پانیوالی اس درگاہ فلک بارگاہ کی ہین مزار اونکا بھی اندر احاطۂ خانقاہ کے ہے

حضرت بی بی خولہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت خولہ بیٹی ہین حضرت ازور کی بڑی عابدہ زاہدہ متقیہ تھین نہ صرف عابد جو کام اون سے شجاعت و بہادری کا ہوا وہ ایک کارنامہ اونکی نیک کرداری کا زمانے مین باقی رہا کہ جسکا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت خولہ کے بھائی ضرار ابن الازور جب دمشق سے مقام بیت لہیا ہین ہرقل بادشاہ کے بڑے لشکر عظیم کے ساتھ لڑنے گئے اور خوب لڑے چار طرف کافرون کو مارا اور قلب لشکر پر کئی بار حملہ کیا کہ وہان سپہ سالار لشکر کو مارین وہ گھبرایا بھاگنے پر طیار ہوا لشکر کفار مین کھل بل پڑگئی اوسوقت حمران بیٹا وردان کا لڑنے کو نکلا اور لشکر کو بھاگنے سے روکا اور حضرت ضرار ابن الازور پر حملہ کیا اور نیزہ مارا کہ اونکا بایان بازو سست ہوا اور ضرر اوسکا ضرار کو نظر آیا پھر حضرت ضرار نے بھی نیزہ ایسا مارا کہ حمران کے کلیجے پار ہوا اور وہ گرا اور مرا جب ضرار ابن الازور نے نیزہ اپنا کھینچا وہ سنان پھل کا نکلا وردان کو اپنے بیٹے کے مرنیکا بڑا داغ ہوا اور فوج کفار مین کہرام پڑگیا اور حضرت ضرار کا نیزہ پھل سے خالی دیکھکر چار طرف سے رومی ٹوٹ پڑے اور دونون طرف سے سخت لڑائی ہوئی آخر حضرت ضرار گرفتار ہوگئے ہرچند مسلمانون نے حملہ بہت کیے اور داد بہادری کی دی مگر حضرت ضرار کو نپایا جب حضرت خولہ نے بھائی کے قید ہونے کی خبر سنی بیقرار ہوگئین عورتون کے مجمع سے اوٹھکر ایسا لباس تن پر پہنا کہ سوا آنکھون کے کچھ نظر نہ آتا تھا گھوڑے پر سوار

تلوار کمر سے لگا نیزہ ہاتھ مین لیے سپاہ روم پر یکبارگی ٹوٹ پڑین اور قلب لشکر مین جا کر لڑائی کرتین کہ دو تین
بار مین تین کو مارا اور بہتون کو زخمی کیا اور چارون طرف لڑتی تھین اور بھائی کو ڈھونڈتی تھین پھر جب
نپایا تین تھین بار بار حملہ کرتی تھین اور جب تک اُس لشکر سے نکل آتین تھین رومی اونکی لڑائی سے ڈرتے تھے
اور کہتے تھے کہ اگر ایک مسلمان اس سوار کی طرح لڑے گا تو ہم مین طاقت لڑنے کی نہین اور یہ حال
خولہ کا دیکھکر سارے مسلمان اور خود حضرت خالد بن ولید اور حضرت رافع بن عمیرہ سرداران لشکر اسلام کے
حیرت مین تھے اور آپس مین کہتے تھے کہ یہ کون خدا کا بندہ راہ خدا مین اپنی جان دے رہا ہے خدا اسکو
خیر دے بہت مسلمانون نے پکارا اور حال پوچھا کسیکو حضرت خولہ نے جواب نہ دیا آخر خالد بن ولید
نے پکارے تب بھی جواب نہ دیا تب مسلمانون نے پکار کے کہا کہ امیر اسلام آپسے سردار اسی طرح پوچھتے ہین
تو بھی حضرت خولہ بسبب شرم کے نہ بولین آخر حضرت خالد بن ولید نے گھوڑا دوڑایا اور خود پاس
جا کر بہت اصرار و تکرار سے حال پوچھا اوس وقت حضرت خولہ نے باآواز نالہ آہستہ سے کہا کہ اے
سردار مین جو گردن کشی کی ہین نے آپ سے نافرمانی کی راہ سے نہ کی بسبب حیا کے کہ مین عورت
پردہ نشین ہون فرمایا حضرت خالد نے بتاؤ کہ تم کون ہو کہا مین بیٹی ازور کی بہن ضرار ابن ازور
کی ہون اور سب کی عورتون مین بیٹھی تھی کہ بھائی کی خبر قید ہونے کی سنکر بیتابی سے چلی آئی یہ سنکر
خالد بن ولید بیحال ہوکے رونے لگے اور اونکی تشفی کی کہ ہم سب مسلمان ملکے حملہ کرینگے اور چاہتے
ہین کہ تمہارے بھائی کا پتہ پوچھین اور اونکو قید سے چھڑائین کہا حضرت خولہ نے کہ مین سب سے پہلے حملہ کرتی
ہون پس حملہ کیا مسلمانون نے اور حضرت خولہ سب سے آگے بڑھی ہوئی لڑتی تھین اور بھائی کو پکارتی تھین
دو پہر تک لڑائی رہی پھر جب دونون لشکر اپنے مقام پر آئے حضرت خولہ نے سب مسلمانون سے بھائی
کا حال پوچھا کسی نے کچھ حال اونکا نہ بتایا تب ایسا رنج ہوا کہ مسلمانون کا دل پھٹنے لگا
اور پھر حضرت خالد بن ولید نے قصد کیا کہ آگے بڑھین کہ فتح اللہ کی آئی تو گویا خالد بن ولید اور
سب مسلمان مستعد لڑائی کے ہو رہے تھے کہ اونھون نے ایک دستے اور پیادون کا دیکھا حضرت خالد
بن ولید نے پناہ دینے کا حکم دیا اور اپنے روبرو اونکو بلا کر پوچھا اونھون نے کہا ہم لوگ لشکر وردان کے ہین

اور جب رہنے والے مقام حمص کے ہمکو یقین ہوگیا کہ ہم مسلمانوں سے طاقت لڑنے کی نہیں رکھتے ہیں ہم
سب حمص کے رہنے والے آپ سے پناہ مانگتے ہیں اب آپ ہمکو صلح کرنیوالوں میں سمجھیں اور نقد و
جنس جو چاہیں آپ ہم سے لیں حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم صلح کرنیوالوں سے نہیں لڑتے
ہیں اور صلح تمسے مقام حمص میں پہنچکر کرینگے اسکو ہماری حوالات میں رہنا چاہیئے اور ضرار بن الازور
کے حال سے جو تمہیں خبر ہو وہ کہو کہا انھوں نے کہ جس دلاور مسلمان نے بہتوں کو مارا اور [illegible]
حمران کو قتل کیا اور اوسکے باپ سردار وردان کو اوسکے غم میں بیقرار کیا اوسکو گرفتار کر کے وردان
نے اپنی خوش کرداری دکھانے کو ہرقل بادشاہ پاس روانہ کیا ہی خالد بن ولید نے حال اسکا سنکر فوراً
عمیرہ طائی کو سو سوار کے ساتھ واسطے چھڑانے ضرار ابن الازور کے روانہ کیا حضرت خولہ اپنے بھائی کی
زندگی کی خبر سنکے بہت خوش ہوئیں اور حضرت خالد سے اجازت لیکر بھائی کے چھڑانے کو گئیں جب
رافع بن عمیرہ وادی الحیوۃ میں پہنچے ایک غبار ظاہر ہوا سمجھے کہ فوج ہی فرمایا حضرت رافع نے
مسلمانوں سے کہ ہوشیار ہو ٹھہر جاؤ انتظار کرو دیکھا کہ رومی ضرار ابن الازور کو لئے ہوئے [illegible]
پہنچے اور ضرار اوس وقت وہ اکثر شعر پڑھتے تھے کہ حضرت خولہ نے [illegible]
میں جواب دیا کہ اللہ تعالے نے تمہاری دعا [illegible] قبول کی [illegible]
ہوں پھر حضرت خولہ نے تکبیر کہی اور حملہ کیا اور رافع بن عمیرہ [illegible] اور سب مسلمانوں نے [illegible] حملہ کیا
خدا کی قدرت سے فتح مند ہوئے ایک [illegible] باقی [illegible] اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو
اور سلام کیا [illegible] ضرار نے مرحبا کہا [illegible] حال حضرت خولہ کی شجاعت [illegible] اور حضرت [illegible]
[illegible] کیا اور جو اوسکے ساتھ عورتیں عرب کی تھیں [illegible] اوسکے بھی احوال نیک خصال کا بیان [illegible]
مختصر کتاب میں ہو نہیں سکتا چنانچہ ایک [illegible] تاریخ معتبر واقدی میں [illegible]
لکھا جاتا ہی کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جب خالد بن ولید کو لشکر اسلام کے ساتھ
مقابلہ سپاہ روم کے دمشق سے روانہ کیا اور خود تھوڑے مسلمانوں سے پیچھے روانہ ہوئے [illegible]
اور عورتیں بھی ساتھ تھیں اوس وقت دمشق کے کفار بطریق پولص نام [illegible]

کرکے دس ہزار سوار اور چھ ہزار پیدل سے حضرت ابو عبیدہ کے تعاقب مین نکلے جب راہ مین حضرت ابو عبیدہ
کو یہ حال معلوم ہوا مقام شعورا مین ٹھہرے اور راہ دیکھتے تھے لڑکون اور عورتون کے پہونچنے کی کہ
ابوص نے مسلمانون کو گھیرا اور سخت لڑائی ہونے لگی دونو طرف سے اور گھیر لیا دوسری جگہ بطرس
نے راہ مین لڑکون اور عورتون کو اور قصد کیا اوسنے دمشق کا مگر ٹھہرا مقام استرباق مین پہونچکے تا اپنے
بھائی بوص کا حال بھی معلوم کرے کہ کیا ہوتا ہی اور حکم کیا اپنے ساتھ والون کو کہ لڑکون اور عورتونکو
بہت حفاظت کرین کہ دمشق پہونچا دیا جائیگا جسکو دینا ہی مگر حضرت خولہ کہ سب مین خوبصورت تھین
بطرس نے اپنے واسطے تجویز کرکے کہا کہ اونکی خواہش کوئی نکرے اور حال اون نیکبخت عورتون کا یہ تھا
کہ یہی عورتین قوم حمیر اولاد عمالقہ اور تبابعہ کی تھین اور گھوڑے کی سواری اور راتون کے چلنے اور عرب
سے مقابلہ کرنے پر عادت رکھتی تھین جب حضرت خولہ بنت الازور نے کہا اونسے کہ ای بیٹیان حمیر
اور باقی نام ونشان قوم تبع کی آیا راضی ہو تم کہ کافر غالب ہون تم پر اور تم مشرکون کی خدمت کرو کہان
گئی وہ شجاعت اور کیا ہوئی وہ غیرت تمھاری کہ جسکا چرچا عرب کی مجلسون مین ہوتا تھا اور مین بہتر جانتی
ہون مارا جانا تمھارا اس مصیبت سے کہ تم خدمتگاری اور تابعداری کرو کافرون کی کہا اوسوقت عفیرہ
بنتی غفار حمیریہ نے کہ ای بیٹی ازور کی جو تم نے کہا وہ سب سچ ہی مگر کیا کرے وہ شخص کہ جسکے پاس گھوڑا
ہو نہ نیزہ ہو محض نہتا دشمنون کی قید مین ہو کسطرح لڑے اور کیا حیلہ لڑنیکا کرے فرمایا حضرت خولہ نے
کہ ای بیٹیان عمالقہ اور تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اونکو لیکے ہم حملہ کرین کافرون پر اور اللہ ہمارا
مددگار ہو یا ہم مارینگے کافرونکو یا مارے جائینگے اور راحت پائینگے ننگ و عار سے یہ کلام حضرت
خولہ کا سنکے قسم کھائی خدا کی عفیرہ بنتی غفار نے کہ جو تم نے بات کہی اوس سے بہتر کوئی بات نہین پھر
اوٹھ کھڑی ہوئین سب عورتین ایک ایک چوب خیمہ کی لیکر اور شور کرتی ہوئین کافرون کے مقابلہ کو
نکلین اور حضرت خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اونکے پیچھے عفیرہ بنتی غفار کی اور
ام ابان بنتی عتبہ کی اور سلمہ بنتی نعمان کی اور کتنی عورتین تھین اور سمجھایا حضرت خولہ نے کہ سب ایک
جگہ ہوکر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جدا نہو اور نیزون اور تلوارون سے شکست نہ اوٹھاؤ اور

قدم بڑھایا خولہ نے اور مارا ایک کافر کو چوب سے کہ وہ بیہوش ہوکر گرا اور یہ حال دیکھکر للکارا رومیوں نے اور ڈانٹا بطرس نے اور پوچھا کیا سبب ہے تمہارے لڑنے کا کہا عفیرہ بنتِ عفار نے کہ ہم لڑتے ہیں اسواسطے کہ تمہیں ہم عرب کے عار سے اور آج کے دن ماریں ہم تمکو چوبوں سے بطرس نے کلام سنکر ہنسا اور اپنی قوم سے چلاکر کہا کہ مارو ان عورتوں کو اور گرفتار کرلو اونکو اور جو کوئی خولہ کو پکڑے اذیت نہ دے اوسکو پھر گھیر لیا رومیوں نے عورتوں کو اور قصد کیا اونکے پاس پہونچنے کا مگر کوئی راہ نہ پائی اور جو گیا مارا گیا یہاں تک کہ مارے گئے تیس سوار پھر تو غصے میں آیا بطرس اور اوترا گھوڑے سے اور اوسکی قوم گھوڑوں سے اوتری تلواریں اور برچھے لیکر عورتوں کے طرف متوجہ ہوے اوسوقت اون نیکبخت عورتوں کا یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھی اور ایک دوسرے کو سمجھاتی تھی کہ اختیار کرو موت کو برے لوگوں کی طرح اور نہ مرو مثل ناکاروں کے اور خولہ بنت الازور اوس معرکہ میں شیر کی طرح دکارتی تھیں اور شعر میں بہادری کے پڑھتیں تھیں کہا اوسے بطرس نے کہ اے بی بی عرب کی باز رہو تم ان حرکتوں سے کہ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور تمہارے ساتھ نیک ارادہ رکھتا ہوں کہ کہ تم خوش ہوگی اور راضی رہوگی اور میں مالک ہوں بہت مال اور زمین کا اور بڑا رتبہ رکھتا ہوں ہرقل بادشاہ پاس سب سامان تمہارے لیے ہے اگر راضی ہو کہ میں تمہارا مالک ہوں اور نہ ہلاک کرو اپنے ہاتھ سے اپنے تئیں کہا حضرت خولہ نے کہ اے کافر بیٹے کافر کے قسم ہے خدا کی کہ اگر قبضے پاؤں میں تجھپر تو توڑوں تیرے سر کو اس چوب سے اور راضی نہیں ہوں کہ تجھکو اپنی بکریوں اور اونٹوں کا چرواہا بناؤں پھر کیونکر راضی ہوں کہ تو ہمارا مثل اور کفو ہو یہ گفتگو سخت سنکر بطرس غضب میں آیا اور اپنی قوم کو پکارا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور عرب میں کونسی بات شرم کی ہوگی کہ عورتیں تمپر غالب آئیں ڈرو تم مسیح کے اور ہرقل بادشاہ کے غضب سے بطرس کے اس غیرت دلانے سے جوش میں آگئے رومی اور شامی اور حملہ کیا یکبارگی اور صبر کیا عورتوں نے اونکے مقابلے میں اور ہو رہی تھی لڑائی سخت کہ اس حال میں قریب پہونچے رافع بن عمیرہ طائی اور ضرار بن الازور اور خالد بن ولید بعد فتح کرنے لڑائی اور قید کرنے پولس کے اور دیکھا اوڑتے ہوے غبار کو اور چمکتی ہوئیں تلواروں کو اور قریب گئے رافع بن عمیرہ اور کہا آکر خالد بن ولید سے جو دیکھا تھا بڑے تعجب میں آئے خالد بن ولید اور فرمایا کہ بیشک یہ عورتیں اولاد عمالقہ اور تبابعہ سے ہیں کہ بعض اونمیں سے تبع ابن الا

اور تبع بن ابی کرب اور عبد الکلال مظفر اور تبع بن حسان بیٹے اوس تبع کے ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی ونکے نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے
تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع بن عمیرہ کہ بہادری اور لڑائی ان عورتون کی قدیم سے بہت جگہ
مشہور ہے اور اب بڑی بڑائی حاصل کی اونھون نے تمام لوگون مین اور عرب کی عورتون مین الغرض سارے
مسلمان یہ حال سنکے خوش ہوے اور ضرار ابن الازور کپڑے پھینک کر اور نیزہ لیکر سوار ہوے گھوڑے
پر اور ارادہ کیا چلنے کا کہ روکا اونکو خالد بن ولید نے کہ جلدی نکرو یکجا ہونے دو سب مسلمانون کو کہا ضرار
نے کہ اپنی بہن کے مدد دینے مین مجھسے صبر نہین ہوسکتا پکارے خالد بن ولید اور یکجا کیا سب غازیان اسلام
کو پھر جسوقت ملا دیا سبھون نے گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نیزون کو آئے حضرت خالد بن ولید
قلب سپاہ مین اور فرمایا اے مسلمانو جب پہونچو تم رومیون تک گھیر لو اونکو اور چھڑا لو عورتون کو اور اونکے بچون
کو امید ہے کہ اللہ مدد دے اور رحم کرے یہ کہا اور حملہ کیا کافرون پر اوسوقت لڑ رہے تھے رومی اور شامی عورتون
سے پھر جب نظر آئے نشان لشکر اسلام کے اور دیکھین چمکتی ہوئی تلوارین اونکی پکارین حضرت خولہ
بنت الازور کہ اے اولاد عمالقہ اور بنات تبع فتح دی تمکو پروردگار نے اور خوشی بخشی تمہارے دلون کو اور گھیرا سے
رومی اور شامی اور دیکھا تھا ایک دوسرے کو اور پکارا بطرس اور کہا اے عورتو ہم بھی ہان اور بہن کہتے ہین ہمین
حرام آیا تمپر اور چھوڑ دے اپنے تمکو اور ارادہ کیا اوسنے بھاگنے کا کہ دیکھا اوسنے دو سوارون کو تاب لشکر
اسلام سے نکلے ایک زرہ پہنے ہوے گھوڑے پر سوار اور دوسرا ننگے بدن عربی گھوڑے ننگی پیٹھ پر
سوار کہ اللہ اکبر اونمین جہان پہلوان حضرت خالد بن ولید سیف اللہ اور دوسرے حضرت ضرار جرار تھے کہا چلا کر
بطرس نے خولہ سے کہ جا تم اپنے بھائی پاس اگرچہ خوش نہین مین تمہاری جدائی سے اور کہا ضرار
ابن الازور سے کہ لو تم اپنی بہن کو کہ ہدیہ ہے مین نے مبارک ہوں تمکو چھپا کیا اوسکا خولہ نے کہ ضرور ہے تجکو
بھی ساتھ دینا تیرا تیری زندگی تک اور کہا ضرار نے قبول کیا مین نے ہدیہ تیرا اور دیتا ہون مین بھی بدلے
مین ہدیہ تجھکو نوک نیزہ سے یہ کہا اور نیزہ مارا ضرار نے اوسکے سینہ پر اور پہنچ گئین خولہ بنت الازور اوس
تک اور مارا اوسکے گھوڑے کو جب گرنے لگا وہ دشمن خدا گھوڑے سے کہ اوٹھا لیا اوسکو نیزہ ضرار نے

نے اور دے اوسکا زمین پر اور کاٹ لیا اوسکا سر فرمایا خالد بن ولید سیف اللہ نے جزاک اللہ یہ وہ ضرب ہے
کہ نہین نقصان اوسمین صاحب ضرب کو پھر دھاوا کیا مسلمانون نے کافرون پر اور مار لیا اونکو عامر بن عوف
کی روایت ہے کہ تیس کافر ایکے ضرار ابن الازور کے ہاتھ سے مارے گئے اور خولہ بنت الازور نے جوانون سے بہت مارے
اور عفیرہ بنت عفار حمیریہ ایسی سخت لڑائی لڑین کہ نہین دیکھا تھا مثل اونکے مدن لے کیسیکو ایسے تھے اور بھاگ گئے تین ہزار رومی اور
شامی اوس جگہ اور باقی بھاگ گئے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اونکا دمشق تک پھر لیا ڈیرے شامی اور رومی کہ کوئی نہ نکلا اور لیکر
اور لیا مسلمانون نے سب سامان اونکا اور آئے مسلمان فتح مند ہو کے حضرت ابو عبیدہ امین الامت پاس تکبیر کہتے ہوئے خوش ہو
شکر الٰہی بجا لائے حضرت امین الامت رضی اللہ عنہ فتح کو سنکے اور لڑکون اور عورتون کو دیکھ کے **حضرت بی بی شعوانہ عجمی**
رحمۃ اللہ علیہا بڑی عالمہ اور عارفہ تھین علم اسقدر تھا کہ مونہہ پر پردہ ڈالکے مجلس مین بیٹھکر بہت اچھی آواز
سے وعظ فرمایا کرتی تھین بڑے بڑے عابد اور عارف اور زاہد اونکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور فائدہ دین و دنیا
جہان کا اوٹھاتے تھے کہتے ہین کہ بی بی صاحبہ بہت رویا کرتی تھین کسی شخص نے عرض کیا کہ بہت رونے سے اندھے
ہو جانیکا ڈر ہی فرمایا رونے سے اندھا ہونا دنیا مین بہت اچھا ہی عاقبت کے اندھے ہونے سے اور عذاب
دوزخ سے کہتے ہین کہ جب بی بی صاحبہ بوڑھی ہو گئین اور عمر آخر کو پہونچی اوس وقت حضرت شیخ فضیل
ابن عیاض جو کہ بڑے درویش کامل تھے اونکی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ میرے حق مین دعا
کیجیے فرمایا اے فضیل درمیان تیرے اور خدا کے کیا ایسی چیز ہی اگر دعا کرون تو مین اوسکی برکت سے قبول
ہو جاوے اس بات کو سنتے ہی حضرت فضیل عیاض نے نعرہ مارا اور بیہوش گر پڑے وفات ان بی بی
صاحبہ کی بقول صاحب سفینۃ الاولیا کے ایکسو چوہتر برس ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی عفیرہ**
العابدہ رحمۃ اللہ علیہا عارفون اہل بصرہ سے تھین اور عباد اور زہاد کی صحبت رکھتی تھین خوف
خدا سے اسقدر روتین کہ اندھی ہو گئین اونسے کسی نے عرض کی کہ اندھا ہونا تمکو کتنا دشوار ہی فرمایا
کہ محروم ہونا خدا تعالی سے اوس سے بھی دشوار ہی وفات اونکی قول صحیح سے ایکسو اسی برس
ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی رابعہ بصری قدس اللہ سرہا** قدیم بیبیون مین
بڑی عارفہ اور صاحب کرامات بلند مقامات تھین تعریف اونکی لکھنے اور بیان کرنے سے

باہر ہی بڑے بڑے درویش پیر اور اولیاء اللہ اونکی خدمت بابرکت مین باطنی مشکلون کی آسانی کے لیئے
حاضر ہوتے تھے چنانچہ حضرت سفیان ثوری وغیرہ علماء دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اونکی خدمت مین مسئلے
پوچھنے کے لیے حاضر ہوتے تھے اور اونکی نصیحت اور دعا کی آس رکھتے تھے حضرت بی بی رابعہ بصری
ساری رات نماز پڑھتی تھین اور صبح تک کھڑی رہتی تھین تھوڑی تھوڑی عبادت اونکی ہر رات کی ہزار
رکعت نماز تھی صاحب تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ ایک بار حضرت رابعہ بصری ارادہ حج کا کرکے روانہ کعبۃ اللہ
کے ہوئین اور ایک گدھے پر اپنا اسباب لادا جب جنگل مین پہنچین گدھا مرگیا قافلہ والون نے کہا کہ ہم
تمھارا اسباب لیچلین فرمایا تم راستہ لو مین تمھارے بھروسے پر نہین آئی ہون پس قافلہ والے چلے گئے
اور حضرت رابعہ اکیلی رہ گئین دعا مانگی کہ الٰہی کہین بادشاہ عالیجاہ عاجز غریب عورت کے ساتھ ایسا بھی
کرتے ہین کہ پہلے اوسکو اپنے گھر کی طرف بلائین اور پھر راستہ مین گدھا اوسکا مارین اور جنگل بیابان مین اکیلا
اوسکو چھوڑین کہتے ہین کہ ابھی دعا تمام نہین ہوئی تھی کہ گدھا کان جھاڑ اوٹھ کھڑا ہوا حضرت رابعہ نے
اپنا اسباب اوسپر لادا اور مکہ معظمہ کو روانہ ہوئین صاحب سکینۃ العارفین نقل کرتے ہین کہ حضرت بی بی رابعہ
بصری چار بہنین تھین اور یہ سب سے چھوٹی تھین اسی لیے انکو رابعہ یعنی چوتھی کہتے تھے جس رات حضرت
بی بی صاحبہ سہم پیدا ہوئین اونکے باپ کے گھر مین اتنا کپڑا نتھا جسمین انکو لپیٹین اور اسقدر تیل نہ تھا کہ چراغ
جلائین اونکی والدہ ماجدہ نے انکے باپ سے کہا کہ اپنے پڑوسی کے پاس جاؤ اور تیل اوس سے لاؤ اور
انکے باپ نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ سوائے تیرے کسی سے کوئی چیز نہ مانگونگا آخر بسبب لاچاری
ہمسائے کے گھر پر گئے اور دروازہ پر آواز دی گھر والے سوتے تھے کچھ جواب نہ پایا اولٹے چلے
آئے اور سو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے شخص دل تنگ مت ہو
اور غم نکر یہ لڑکی جو تیرے گھر پیدا ہوئی ہے قیامت کے دن اسکی شفاعت سے ستر ہزار آدمی میری
امت کے بخشے جائینگے اور اگر افلاس سے دل تنگ ہے تو صبح امیر بصرہ کے پاس جا اور ایک کاغذ پر
لکھ لیجا کہ ہر رات سو بار درود اور جمعہ کی رات چار سو بار درود تو مجھپر بھیجا کرتا تھا اس پچھلے جمعہ کی رات کو جو تو
درود بھیجنا بھول گیا تو کفارہ اوسکا چار سو دینار حلال اس مرد کو دے جب امیر تجھکو دینار دے تو اپنے

خرچ مین لا باپ حضرت بی بی رابعہ کا جب خواب سے جاگا تو رو دیا اور خط لکھکر امیر کے دروازے پر جاکر دربان کے
ہاتھ امیر کے پاس بھیجا امیر سے اپنے حال مخفی کو ظاہر پا کے اعتقاد لایا اور خط پڑھکے بہت خوش ہوا
اور اوٹھکر حضرت رابعہ بصری کے باپ کی خدمت مین آیا اور قدم اوسکے چومے اور چار سو دینار روپیے
او بہت عزت اور حرمت سے رخصت کیا اور ہزار دینار فقیرونکو اس شکرانہ مین اور دیے کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو یاد فرمایا **نقل** ہے کہ ایک وقت جنگل مین کعبۃ اللہ کو حضرت رابعہ
بصری نے دیکھا کہ استقبال کو آتا ہے فرمایا کہ مجھے گھر کا مالک چاہیے گھر نہین چاہیے **نقل** ہے کہ جب سلطان
ابراہیم ادہم قدس سرہ حج کو تشریف لیگئے ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے تھے چودہ برس مین مکہ معظمہ مین
پہونچے تو بیت اللہ کو اوسجگہہ نہ دیکھا فرمایا سبحان اللہ میری آنکھ مین فرق آگیا ہے کہ بیت اللہ کو نہین دیکھتا ہون
ہاتف نے آواز دی کہ تیرے آنکھ مین فرق نہین ہے فی الحقیقت کعبہ استقبال ایک ضعیفہ کے لیے گیا ہے جو
اس کیطرف آتی ہے اس عرصے مین حضرت سلطان ابراہیم نے دیکھا کہ رابعہ بصری آتی ہین کعبہ اپنی
جگہہ آگیا فرمایا ای رابعہ کیا شور ہے جو جہان مین تمنے ڈال رکھا ہے کہا شور آپ ہی نے دنیا مین ڈال
رکھا ہے کہ ابراہیم چودہ برس مین کعبہ مین پہونچے اور اسقدر عبادت کی کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز گذاری
آپ سے رستہ خانہ کعبہ کا نماز مین اور اس عاجزہ سے نیاز مین کاٹا جب آپ خانہ کعبہ پہونچے کعبہ کو نہ پایا اور نیاز مند
جب قریب اوسکے آئی خانہ کعبہ استقبال کو آیا **نقل** ہے کہ حضرت بی بی رابعہ بصری سے کسی نے
پوچھا آپ خدا کو دوست رکھتی ہین فرمایا دوست رکھتی ہون پھر عرض کیا شیطان کو دشمن جانتی ہو
کہا دوستی مین دوست کے ایسی غرق ہون کہ مجھے دشمنی سے دشمن کے کچھ خبر نہین **نقل** ہے کہ دو شخص
بزرگ حضرت رابعہ کی زیارت کو تشریف لائے بھوکے تھے دل مین کھانے کا خیال کیا اوسیوقت
بی بی صاحبہ دو روٹیان رات کی لائین اور اونکے آگے رکھین اتنے مین ایک سائل آیا اور آواز دی
بی بی صاحبہ نے رات کی وہ دونون روٹیان اونکے سامنے سے اوٹھا کر فقیر کو دیدین وہ بزرگ یہ حال دیکھکر
بہت حیران ہوئے کچھ دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک لونڈی گھر مین آئی اور دسترخوان مین روٹیان لائی اور ہاتھ
باندھکر عرض کیا کہ میری بی بی نے آپ کے لیے یہ کھانا بھیجا ہے بی بی صاحبہ نے اوس مین

کہا تو اٹھارہ تھین اولٹی پھیر دین اور کہا کہ اپنی بی بی صاحبہ کے پاس لیجاؤ اونھون نے گنتی مین غلطی کی ہی
وہ لونڈی روٹیونکو اوٹھاکر اپنی بی بی کے پاس لیگئی اور سارا حال بیان کیا بی بی نے کہا فی الحقیقت
مین نے غلطی کی بیس روٹیان بھیجنی چاہیے تھین دو روٹیان اور رکھ لونڈی کو بھیجا حضرت رابعہ نے اوسکو
لے لیا اور مہمانون کے آگے رکھا مہمانون نے کھانا کھاکر پوچھا کہ یہ کیا حال تھا فرمایا کہ جب آپ تشریف
لائے جانا مین نے کہ بھوکے ہین دو روٹیان تمھارے آگے رکھدین لیکن جانا مین نے کہ اتنے کھانے
سے تمھارا پیٹ نہ بھریگا جب سائل آیا اسے سوال کیا اور دعا مانگی کہ الٰہی بموجب تیرے قول اور عہد کے
جو تو نے قرآن شریف مین فرمایا ہی جانتی ہون کہ عوض اس چیز کا اسیوقت دس گنا مجھکو عطا ہوگا پس جسوقت
لونڈی اٹھارہ روٹیان لائی تو جانا بسبب گننے کے دو روٹیان کم تھین اس سبب سے مین نے پھیر دیا اور
معلوم کیا کہ گننے والی بی بی بھول گئی پھر جب بیس روٹیان لائی تمھارے سامنے رکھدین **نقل ہی**
کہ ایکدن کئی ظریف بصرہ کی حضرت رابعہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ ای رابعہ مردونکو تین رتبے مین
جو عورتون کو نہین **اول** یہ کہ مردون مین پوری عقل ہوتی ہی اور عورتین ناقص العقل ہوتی ہین چنانچہ
گواہی دو عورتون کی برابر گواہی ایک مرد کے ہی **دوم** عورتین ناقص الدین ہوتی ہین جو ہر مہینے مین کئی دن
انکو حیض رہتا ہی **سوم** کوئی عورت پیغمبری کے مرتبہ کو نہین پہونچی بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہی
لیکن عورتون مین تین برائی ہین جو مردون مین نہین ہوتین پہلے عورت مخنث نہین ہوتی یہ خاصہ
مردونکا ہی دوسرے کسی عورت نے دعوی خدائی کا نہین کیا یہ حرکت اور بے ادبی مردون ہی سے ہوئی
تیسرے انبیا اور اولیا اور صدیق اور شہید سب عورتون کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور بعضین کے
گود مین پلے **نقل ہی** کہ جب حضرت بی بی رابعہ بصری قدس اللہ سرہا جوان ہوئین ماں باپ انکے
اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے اور بصرہ مین بڑا کال پڑا بہنین انکی بچھڑ گئین حضرت بی بی صاحبہ
بھی بصرہ سے نکلین ایک ظالم نے اونکو پکڑا اور کئی درم کو بیچا حضرت بی بی صاحبہ اپنے مالک کی خدمت
مین مستعد رہتی تھین ایک رات بی بی صاحبہ نے دعا مانگی مالک اونکا سوتا تھا یکایک آواز کان مین پڑی تو
جاگ اوٹھا اور دیکھا کہ بی بی رابعہ بصری سجدے مین ہین اور کہتی ہین الٰہی تو خوب جانتا ہی خواہش دل

مرضی کی موافق فرمانبرداری کرے ہو اگر خود مختار ہوتی تو ایک ساعت تیری بندگی سے غافل نہوتی مگر مجھکو زیردست مخلوق کا جو کیا ہے اوسکی خدمت بھی لازم ہے یہ دعا حضرت بی بی صاحبہ کرتی تھیں اور ایک قندیل اونکے سر پر لٹکتی تھی جس سے تمام گھر روشن تھا مالک سنے جو یہ حال دیکھا حیران ہوا دل میں کہا کہ ایسے آدمی سے خدمت لینی نہ چاہیے بلکہ خود خدمت کرنی چاہیے جب دن نکلا اونکو آزاد کیا اونھون نے ویرانے میں رہنا اختیار کیا کبھی کبھی حضرت خواجہ حسن بصری اونکی ملاقات کو آتے تھے **نقل ہے** کہ ایک دن عشا کی نماز عبادتخانہ مین پڑھتے پڑھتے بی بی صاحبہ تھککر سو گئین ایک چور آیا اور چادر اونکی لیکر چاہا کہ باہر جاوے راہ نہ پائی چادر پھر جگہ پر رکھدی راستہ ملگیا پھر چادر اوٹھائی پھر راستہ بھول گیا اسیطرح کئی بار اوسنے کیا مگر راستہ نہ ملا کسی کونے سے آواز سنی کہ اے عیار اپنے تئین رنجیدہ مت کر کئی برس سے اسنے اپنے تئین ہمین سونپا ہے ابلیس کہ حقیقت جو ہے اوسکی طاقت نہین کہ اسکے گرد پھرے تیری کیا مجال ہے کہ چادر اس بی بی پاکدامن کی لیجاسکے او عیار اگر ایک دوست سوگیا ہے تو دوسرا دوست ہوشیار ہے **نقل ہے** کہ شیخ حسن بصری اپنے یارونکے ساتھ ایک رات خدمت مین بی بی صاحبہ کے تشریف رکھتے تھے گھر مین اندھیرا تھا اونکو ضرورت چراغ کی ہوئی بی بی صاحبہ نے اپنی اونگلی کے سر پر پھونک ماری صبح تک وہ اونگلی کا چراغ روشن رہا **نقل ہے** کہ شیخ حسن بصری نے حضرت بی بی رابعہ سے کہا کہ رغبت شوہر کی رکھتی ہو یا نہین اپنا نکاح کرنا ہو جو لکھا ہے یہان ضروری نہین **نقل ہے** کہ جب زمانہ وفات بی بی رابعہ کا نزدیک پہنچا اونکی عیادت مالک بن دینار اور رباح بن قیس او کتنے بزرگ آئے اور کہا اے رابعہ کس چیز نے تجھکو دیا ہے کہا معصیت نے کہا جی کیا چاہتا ہے کہا رحمت مغفرت حق پوچھا کہ دنیا کی چیزون مین کس شی کی خواہش ہے کہا تین برس سے طلب کی مالک ابن دینار نے کہا کچھ شے کہا رطب لاؤ کھلاؤ ایک کوچہ سے اپنی پیچ خوشہ تازہ رطب کا مالک ابن دینار کے پاس لیکے رکھا اور بہتون نے لیا اور رلائے او کہا کھاؤ پوچھا رابعہ نے کیونکر لائے کہا کسی نے پایا تب یہ کیفیت طلب کی مالک ابن دینار نے کہا رابعہ نے نہین معلوم کہ ظالم کسکی باغ کا ہے یا مظلوم کی مونہہ پھیر لیا اور کہا پاؤن تیس برس کی خواہش کے او فرمایا اب کھلا مجھکو لیجا پاس سب پھیرا پھر جب قریب پہنچا وقت کہا سب جائین لوگ کہ جگہ خالی کردین خدا کے رسولون کے لیے نکل آئے باہر جیسے لوگ روتی ہوئی آواز سنی یا دیکھی حجرے مین کہ کہتا ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ جب ہم کوئی آواز کچھ نہ آئی بزرگ آئے حضرت رابعہ کو حالت دیکھے انتقال کیئے ہوئے پایا وفات اونکی سن ایکسو پچاسی ہجری مین ہوئی مزار اونکا بصرہ مین ہی **حضرت بی بی نفیسہ** رحمہا اللہ اونکے والد ماجد کا نام حسن بن زید ہے اور خوب حدیث جاننے والی اگلی عورتون مین سے ہین مصر مین رہتی تھیں لکھا ہے کہ جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مصر مین پہونچے اونسے حدیث کی سند حاصل کی اور جب حضرت شافعی اس جہان سے تشریف لے گئے تو اونکے جنازہ کو بی بی صاحبہ کے گھر مین لیجا کر نماز پڑھی بڑی نیک بخت تھین سن دوسو نو ہجری مہینے رمضان مین وفات پائی مزار پرانوار مصر مین ہی **حضرت بی بی فاطمہ نیشاپوری قدس اللہ سرہا** خراسان کی اگلی عورتون مین سے بڑی عارفہ تھین مکہ معظمہ کی بھی مجاور رہین اور بیت المقدس کی بھی زیارت کی حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ جو بڑے اولیاء اللہ مین اونکی تعریف اسطرح کرتے ہین کہ مین نے اپنی تمام عمر مین ایک مرد اور ایک عورت کو دیکھا ہی وہ عورت فاطمہ نیشاپوریہ ہی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اولیاء اللہ کے گروہ مین آپ نے کسکو زیادہ بزرگ دیکھا ہی کہا ایک عورت مکہ معظمہ مین دیکھی جسکو فاطمہ نیشاپوریہ کہتے تھے ایسے اچھے اچھے معنی قرآن شریف کے کہتی تھی کہ مجھکو تعجب آتا تھا وفات اون بی بی صاحبہ کی سن دوسو تئیس ۲۲۳ ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی تحفہ قدس اللہ سرہا** عورتون مین یہ بی بی بڑی کاملہ اور عارفہ اور صالحہ اپنے زمانے کی تھین چنانچہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک رات میرا جی بہت گھبراتا تھا نیند نہین آتی تھی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے باہر آیا اور شفاخانہ بادشاہی مین گیا کہ بیمارون کو دیکھون جب وہان پہونچا تو ایک لونڈی کو دیکھا کہ بہت خوبصورت ہی اور ستھرے ستھرے کپڑے پہن رہی ہی خوشبو اوسکی میرے دماغ کو پہونچی لیکن اوسکے دونو ہاتھ پانون بندھے ہوے تھے مجھے دیکھکر رونے لگی اور کئی شعر پڑھے صاحب شفاخانہ سے مین نے پوچھا کہ یہ کون ہی کہا کہ یہ لونڈی دیوانی ہو گئی ہی اسکے مالک نے قید کرکے بھیج دیا ہی جب لونڈی سے اوسکا حال دریافت کیا تو اوسنے کئی شعر توحید اور معرفت کے پڑھے جانا مین نے کہ عاشق الٰہی ہی اوسکے حال پر مین رویا کہنے لگی یا سری سقطی آپ کسواسطے روتے ہین مین نے کہا تجھکو ... نام کیونکر معلوم ہوا کہا جو تجھکو اسجگہ لایا ہی اسنے تیرا نام مجھکو بتایا ہی پھر صاحب شفاخانہ سے مین نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو اونے چھوڑ دیا میرے نے اوس سے کہا کہ اب جس جگہ تیرا جی چاہے جا کہنے لگی اے سری کہان جاؤن مجھکو مالک حقیقی نے دوسرے کی ملک بنایا ہی اگر وہ راضی ہو تو جاؤن نہین تو اسی قید مین صبر کرون مین یہی باتین کر رہا تھا کہ مالک اوسکا اسجگہ آیا اور صاحب شفاخانہ سے پوچھا کہ میری

لونڈی تحفہ کہان ہی اونسے بیان کیا کہ اندر ہی شیخ سری سقطی اوس سے باتین کر رہے ہین بہت خوش ہوا اور
اندر آکر مجھکو سلام کیا اور بہت تعظیم کی مین نے کہا کہ یہ آپ کی لونڈی میری تعظیم سے زیادہ تعظیم کے لائق ہی
اسنے کیا گناہ کیا ہی جو اوسکو قید کیا ہی کہا باولی ہوگئی ہی نہ کہاتی ہی نہ سوتی ہی اور اتنا روتی ہی کہ میری بھی عقل
کہوتی ہی تمام میرے گہر کی پونجی ہی بیس ہزار درم کو مین نے اسے خریدا تہا گانے مین کمال رکہتی تہی
اس سے فائدہ ہونے کی آس تہی ایک دن گاتے گاتے رونے لگی اوسی روز سے باولی ہوگئی مین نے
کہا اس لونڈی کا مول مین تجھکو دونگا مالک اوسکا کہنے لگا آپ فقیر ہین اتنے دام کہان سے لائینگا
مین نے کہا تم اسی جگہ رہو مین جاتا ہون اور اسکے دام لاتا ہون اوس جگہ سے مین روتا اپنے گہر مین آیا
ایک دمڑی پاس نہ تہی تمام رات روتا رہا اور جناب الٰہی سے عرض کی ای پروردگار میرا حال تو سب جانتا ہی
مین سوای تیری مہربانی اور عنایت کے بہروسے کے اور کچھ نہین رکہتا ہون تحفہ کے مالک سے مجھکو
شرمندہ مت کریگا یک ایک شخص میرے دروازہ پر آیا اور آواز دی دروازہ کہولکر کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص
کہڑا ہی اور اوسکے ساتھ چار غلام ہین کہتا ہی کہ ای اوستاد مین نے آج کی رات یہ خواب دیکہا ہی کہ ہاتف مجھکو
یون آواز دیتا ہی کہ ای شخص پانچ تہیلی سونے کی اوٹھاکر سری سقطی کے پاس لیجا اور اسکو راضی کرتا کہ
وہ لونڈی تحفہ کو جو ہماری پیاری ہی خریدے یہ حال سنکر مین سجدہ شکر کا بجالایا اب یہ روپیہ نقد آپ کی خدمت
شریف مین لایا ہون مین اوسیوقت اوس روپیہ کو لیکر شفاخانہ مین گیا صاحب شفاخانہ نے کہا مرحبا آؤ
ای سری سقطی تحفہ کا اللہ کے یہان بڑا مرتبہ ہی رات کو ہاتف نے آواز دی کہ تحفہ ہمارے پیارون مین سے
ہی خبردار کچھ تکلیف نہو نے پاوے اس عرصہ مین مالک تحفہ کا روتا ہوا آیا مین نے کہا کس لیے روتے ہو
آپ نے جو دام منگائے تہے لایا ہون اور پانچ ہزار درم اسکا نفع ہی مالک نے کہا مین ہرگز نہین لیتا تحفہ
کو مین نے راہ خدا مین آزاد کیا کیونکہ آج کی رات مجھکو غیب سے جھڑکی ہوئی اور اپنی طرف بلایا تم گواہ رہو
مین نے سب مال اسباب سے ہاتھ دہویا کہتے ہین کہ احمد بن مثنی صاحب شفاخانہ نے جو یہ حال دیکہا
یاد خدا مین مشغول ہوا اور سب مال اسباب دل سے بہلایا بی بی تحفہ جب آزاد ہوئین تو بدن سے کپڑے
اوتار کر ٹاٹ کے کپڑے پہنکے چل کہڑی ہوئین ہر چند پہر ڈہونڈہا نہ پایا آخر جب احمد بن مثنے اور مالک

تھے اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ تینوں حج کی ارادے سے روانہ مکہ شریفہ ہوئے راستہ میں میاں احمد
اس جہان فانی سے تشریف لیگئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک تحفہ کعبہ میں پہونچے طواف
کے وقت بیمار کی سی آواز سنی جو بیتیں پڑھتا تھا آگے گئے تو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھکر کہا
اے سری سقطی حضرت سری سقطی نے کہا لبیک کون ہے تو کہا تجھپر رحمت خدا کی ہو کہا لا الہ الا اللہ تحفہ پہچانے
کے بعد پہچانا میں تحفہ ہوں حضرت سری سقطی رح نے دیکھا کہ بہت ضعیف ہوگئی تھیں فرمایا کہ جدا ہونے
میں تمنے کیا فائدہ دیکھا کہا کہ خداتعالے نے مجھکو اپنے نزدیک بلا کر اپنی محبت بخشی اور غیروں سے
وحشت دی حضرت سری سقطی رح نے فرمایا کہ احمد صاحب شفا خانے نے وفات پائی کہا رحمۃ اللہ علیہ
خداتعالے نے اوسکو اپنی بزرگی کا ایسا حصہ دیا ہی کہ نہ کسینے دیکھا ہی نہ سنا ہی وہ بہشت میں ہمسایہ میرا ہے
پھر حضرت سری سقطی نے فرمایا کہ مالک تمہارا میرے ساتھ آیا ہی یہ سنکر ہونٹھ ہلاتے اور کچھ دعا پڑھکے
کی اوسیوقت برابر کعبہ کے گر پڑین اور جنت کو سدھاریں اتنے میں تحفہ کا مالک آیا بی بی صاحبہ کو مرا ہوا
دیکھکر اوپر گر پڑا اور جان بحق ہوا حضرت سری سقطی رح نے تجہیز تکفین کرکے دونوں کو دفن کیا یہ واقعہ سنہ ۲۲۵
ہجری میں ہوا

حضرت بی بی ام محمد قدس اللہ سرہا والدہ ماجدہ حضرت شیخ ابی عبداللہ
حنیف قدس اللہ سرہ کی تھیں بڑی نیک بخت عبادت کرنے والی تھیں کشف وکرامت بھی بہت رکھتی
تھیں اپنے بیٹے کے ساتھ جوار کا سعر **نقل ہی** کہ ایک وقت شیخ عبداللہ حنیف رح عشرۂ اخیر رمضان
المبارک میں شب قدر کے واسطے رات بھر جاگتے رہے اور کوٹھے پر جاکر نماز پڑھتے تھے اور والدہ ماجدہ
اونکی ام محمد حجرہ میں متوجہ بیٹھی تھیں ناگاہ انوار شب قدر کی اونپر ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ اے بیٹا تم جو باہر
ڈھونڈتے ہو وہ حجرے کے اندر ہی شیخ رحمۃ اللہ نیچے اوترے اور فیض انوار شب قدر سے بہرہ مند
ہوئے اور سر اپنا والدہ ماجدہ کے قدموں پر رکھا وفات بی بی صاحبہ کی سن تین سو بارہ ہجری ۳۱۲ میں ہوئی

حضرت بی بی امۃ الواحد قدس اللہ سرہا پہلے نام اونکا سکینہ تھا اور نام اونکے
والد بزرگوار کا حسین بن اسمعیل تھا علم فقہ اور حدیث اور تفسیر اور فرائض اسقدر پڑھی ہوئی تھیں کہ اونکے
زمانہ میں کوئی اونکے برابر نہ تھا ہر ایک امامہ کہا کرتا تھا وفات اونکی رمضان شریف کے مہینے میں سن

تین سو ستر ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی امۃ السلام قدس اللہ سرہا** انکے باپ
کا نام قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف ہے یہ بی بی صاحبہ نیک بخت شاگرد شیخ محمد اسمٰعیل اصبہانی کی ہین
بڑی کاملہ تھین شیخ زاہدی اور ابو علی انکے بڑے کاملین شاگردون سے ہین علوم ظاہری اور باطنی مین
عالمہ اور کاملہ تھین ولادت باسعادت انکی بقول صاحب سفینۃ الاولیا سن تین سو اٹھارہ ہجری مین اور وفات
سن تین سو پچانوے ہجری مین ہوئی **حضرت بی بی میمونہ واعظہ قدس اللہ سرہا**
انکے والد بزرگوار کا نام شاقولہ تھا اور یہ حافظہ قرآن شریف تھین اور وعظ فرمایا کرتی تھین ایک دن
فرمایا کہ کپڑا جو وجہ حلال کا ہو اگر اوسمین گناہ نہ کیا جاوے تو جلد نہین پھٹتا چنانچہ یہ کپڑے جو مین پہنے
ہوئے ہون میری والدہ صاحبہ کے بنے ہوئے ہین سینتالیس برس ہوئے کہ پہنتی ہون اور نہین پھٹے
انکے بیٹے شیخ عبد الصمد رح فرماتے ہین کہ ہمارے گھر مین ایک دیوار پرانی گرا چاہتی تھی مین نے والدہ
ماجدہ سے عرض کیا کہ اس دیوار کو نیا بنوانا چاہیے نہین تو برابر ہو جائیگی والدہ صاحبہ نے ایک ٹکڑے
کاغذ پر کچھ لکھدیا اور فرمایا کہ اسکو دیوار پر لگا دو مین نے اوسپر لگا دیا بیس برس تک وہ دیوار قائم رہی بعد
وفات والدہ صاحبہ کے میرے دل مین آیا کہ دیکھون اس کاغذ مین کیا لکھا ہے جسوقت دیوار سے کاغذ
الگ کیا دیوار اوسیوقت گر پڑی وفات بی بی صاحبہ کی تین سو پچانوے برس ہجری مین ہوئی **حضرت
بی بی ام محمد قدس اللہ سرہا** انکے باپ کا نام محمد بن علی بن عبد اللہ تھا حضرت ابن شمعون
کی خدمت مین حاضر رہتی تھین انمین صدق اور صلاح اور ورع بہت تھا اور زہد اور ریاضت بہت کرتی
تھین ولادت باسعادت انکی سن تین سو چوہتر ہجری مین ہوئی اور سن چار سو ساٹھ ہجری مین وفات
پائی عمر شریف اٹھاسی برس کی ہوئی قبر مبارک نزدیک قبر ابن شمعون کے ہے **حضرت بی بی سیدہ
خدیجہ واعظہ قدس اللہ سرہا** بڑی عارفہ اور صالحہ ہین حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی
غوث الاعظم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی پھوپھی تھین کہتے ہین کہ جیلان مین
ایک سال کال پڑا لوگ مینہ کی طلب مین باہر نکلے اور دعا کی مینہ نہ برسا آخر سب لوگ بی بی صاحبہ کی
خدمت مین آئے اور درخواست کی مینہ برسے کی بی بی صاحبہ کھڑی ہوگئین اور اپنی آنگن مین جھاڑو

دیکر کہا الٰہی مین نے جھاڑو دی تو مینہ برسا کہتے ہین کہ اوسیوقت بادل پیدا ہوے اور خوب مینہ برسا
وفات اونکی سن چار سو چھہتر ہجری مین ہوئی حضرت بی بی کریمہ مروزیہ قدس اللہ سرہا انکے
باپ کا نام احمد بن محمد بن ابی حاتم تھا بہت پڑھی ہوئی اور نیک عمل تھین اور بہت رموز صوری اور
معنوی اور علوم ظاہری اور باطنی جانتی تھین اور حدیث شریف کا درس کہتی تھین وفات انکی سن چار
سو چونسٹھ ہجری مین بقول صاحب سفینۃ الاولیا اور بقول صاحب تذکرۃ النسا سن چار سو چھہتر ہجری
مین ہوئی حضرت بی بی فاطمہ واعظہ قدس اللہ سرہا انکے باپ کا نام حسین بن حسن
ہی انکی مجلس مین سب نیک بخت عورتین حاضر ہوتی تھین اور فیض پاتی تھین سن پانسو اکیس مین
وفات پائی حضرت بی بی فاطمہ بنت نصر بن عطار قدس سرہا بڑی اسرار
عالیقدر تھین اور زہد اور ریاضت اور مجاہدہ مین مقام بلند اور درجہ بڑا رکھتی تھین کہتے ہین کہ ساری
عمر مین تین دفعہ کے سوا گھر سے باہر نہین نکلین وفات انکی سن پانسو تہتر ہجری مین ہوئی حضرت
بی بی سارہ قدس اللہ سرہا والدہ ماجدہ حضرت شیخ نظام الدین ابو المؤید قدس اللہ سرہ کی
تھین بڑی بزرگ اور عفیفہ تھین ریاضت اور عبادت مین انکے برابر اوسوقت کوئی نہ تھا نقل ہی کہ ایک
دفعہ دہلی مین مینہ نہ برسا تو خلقت خدمت شیخ نظام الدین ابو المؤید مین آئی شیخ صاحب منبر پر چڑھے
اور کپڑا پرانا اپنی والدہ شریفہ کے دامن کا بغل سے نکالکر اپنے ہاتھون پر رکھکر یون دعا مانگی الٰہی بحرمت اس
کپڑے کے جو دامن ایک ضعیفہ کا ہی جسپر ہرگز نامحرم کی آنکھ نہین پڑی مینہ برسا اوسیوقت بادل نمودار
ہوے اور بارش ہوئی وفات اون پاکدامن کی سن چھہ سو اڑتیس ہجری مین ہوئی قبر مبارک نواح
دہلی مین پاس مقبرہ قطب صاحب کے ہی حضرت بی بی فاطمہ سام قدس اللہ سرہا
بڑی نیک بخت اور عبادت کرنیوالی اور عارفہ وقت کی تھین ملفوظات سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ
سرہ اور اونکے خلیفون مین اونکا ذکر بہت ہی سلطان جی صاحب اکثر بی بی فاطمہ کے روضہ پر مشغول رہتے
تھے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ فرماتے ہین کہ فاطمہ سام ایک مرد ہی جسکو اللہ تعالی نے عورتون
کی صورت مین بھیجا ہی بی بی صاحبہ حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر اور شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ سرہما کو

بہائی فرمایا کرتی تھین اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ سلطان نظام الدین رح فرماتے تھے کہ بی بی فاطمہ سام بڑی
نیک بخت عورت تھین مین نے بڑھاپے مین اونکو دیکھا ہی وفات بی بی صاحبہ کی سن چھہ سو ننیتالیس
ہجری مین ہوی مزار پر انوار اونکا جوالی دہلی مین ہے **حضرت بی بی قرسم والدہ حضرت** -
فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہا بڑی نیک بخت اور عارفہ تھین دعا اونکی جناب باری مین
بہت قبول ہوتی تھی اور جو کچھ منہ سے کہدیتی تھین بحکم الٰہی وہی ظہور مین آتا تھا گم ہوجانا بی بی صاحبہ کا اس دنیا
سے ایک بڑی اچنبھے کی بات ہی صاحب سیر الاولیا اور اخبار الاخیار اور معارج الولایت فرماتے ہین کہ جب
حضرت فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ ہانسی سے اجودہن کو تشریف لیگئے اور وہان رہنے لگے تو
حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رح اپنے بہائی کو ہانسی والدہ ماجدہ صاحبہ کے لینے کے لیے
بہیجا شیخ نجیب الدین صاحب ہانسی سے اپنی والدہ شریفہ کو لیکر روانہ ہوے راستہ مین جنگل
مین بی بی صاحبہ کو پیاس لگی شیخ نجیب الدین صاحب اونکو ایک درخت کے نیچے بٹھاکر پانی کو
ڈہونڈہنے گئے جب اولٹے آئے تو والدہ شریفہ کو اوس جگہ نپایا بہت حیران ہوے چارو نطرف
ڈہونڈہا نہ پایا آخر الامر لاچار ہوکر حضرت فرید الدین گنجشکر رح کی خدمت مین حاضر ہوے اور سارا حال عرض
کیا فرمایا کہانا اور صدقہ اونکی روح پاک کے نام فقیرون کو دو کہتے ہین پہر مدت بعد حضرت شیخ نجیب الدین
متوکل رح کا اوس جنگل مین گذر ہوا اوس درخت کے تلے اگر ادہر اودہر اپنی والدہ ماجدہ کی ہڈیان
ڈہونڈین تو کچہ ہڈیان اوس جگہ آدمی کی سی دیکھکر خیال کیا کہ کہین شیر یا اور کسی جانور نے پہاڑا ہوگا
اون ہڈیون کو جمع کرکے تہیلی مین بہر کر خدمت مین شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ کے لائے
اور سب حال بیان کیا فرمایا کہ ہمارے سامنے لاؤ تہیلی کو دیکہا تو خالی پایا بہت حیران ہوے واقعہ عجیب
گم ہونے بی بی صاحبہ کا سن چہ سو ننیتالیس ہجری مین ہوا **حضرت بی بی زلیخا قدس سرہا**
والدہ ماجدہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ کی ہین بہت بزرگ اور نیک بخت صاحب
عفت اور اہل عصمت تہین حضرت نظام الدین فرماتے ہین کہ ہماری والدہ ماجدہ کو جو کام مشکل پیش آتا انجام
کار اوسکا خواب مین معلوم ہوجاتا اور جو حاجت مجکو ہوتی اونکے خاک پاک کے سامنے عرض کرتا تہے

یا مہینے مین حکم الٰہی سے وہ کام ہوجاتا صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ جن دنون سلطان قطب الدین
بن سلطان علاء الدین خلجی نے حضرت سلطان المشائخ سے تکرار شروع کی اور کہا کہ اگر شیخ نظام الدین اولیا
ہر مہینے کے پہلی تاریخ کو ہمارے یہان حاضر نہونگے تو ہم تکلیف دینگے اس بات کے سنتے ہی حضرت
نظام الدین رح اپنی والدہ شریفہ مغفورہ مرحومہ کے مزار پر تشریف لیگئے اور کہا کہ بادشاہ نے اپنے دلمین میرے
دکھ دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر پہلی تاریخ اگلے مہینے تک کام اوسکا تمام نہوا تو مین پھر تمہاری زیارت کو نہ
آونگا یہ بات لاڈ سے کہی قضائے الٰہی سے پہلی تاریخ کی رات کو قطب الدین بادشاہ خسرو خان کے ہاتھ
سے مارا گیا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ پہلی تاریخ جمادی الآخرہ
سن چھ سو اڑتالیس ہجری دن والدہ صاحبہ کے وفات کا تھا اوس رات چاند دیکھکر والدہ صاحبہ کے
قدمون پر سر رکھکر مین نے چاند کی مبارکباد دی فرمایا کہ اگلے مہینے کی رات کو کس کے پانون پر سر رکھیگا
جانا مین نے کہ آپ کے وفات کے دن نزدیک آگئے ہین یہ حال سنکر میرا حال بدل گیا اور رونے
لگا اور کہا کہ اے مادر مہربان وای مخدومہ جہان مجھکو کسے سونپوگی فرمایا کہ اسکا جواب صبحکو دونگی تم رات بھر
شیخ نجیب الدین متوکل کے گھر رہو موجب حکم کے مین وہان گیا پچھلی رات کو صبح کے قریب لونڈی
بھیجکر مجھکو بلایا اور داہنا ہاتھ میرا پکڑ کر منہ آسمان کیطرف کر کے کہا الٰہی اس اپنے بچے کو مین تیرے سپرد
کرتی ہون یہ کہکر جنت کو سدھارین مزار پرانوار بی بی صاحبہ کا دہلی مین پاس روضۂ شیخ نجیب الدین
متوکل رح کے ہے حضرت بی بی اولیا قدس اللہ سرہا بڑی نیک بخت بی بی تھین دہلی
مین رہتی تھین صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہین کہ وہ جب چلہ کرتی تھین تو چالیس قرنفل اپنے
ساتھ لیجاتی تھین اور حجرہ کے دروازے بند کردیتی تھین جب چالیس دن کے بعد باہر آتی تھین تو اون مین
سے کچھ قرنفل بچے ہوے ساتھ لاتی تھین سلطان محمد تغلق بادشاہ اونسے بڑا اعتقاد رکھتا تھا وفات
اونکی سن چھ سو چھپن ہجری مین ہوئی حضرت بی بی راستی قدس اللہ سرہا والدہ
ماجدہ حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی کی ہین بڑی عابدہ اور زاہدہ تھین قرآن شریف حفظ تھا ہر
روز ایک قرآن مجید ختم کرتی تھین مرید حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی اپنے سسر کی تھین وفات

اونکی سن چھ سو بچانوے ہجری مین ہوئی مزار پرانوار ملتان کے دروازے کے باہر ہے جمعرات کے دن زیارت کے لیے بہت مخلوق جمع ہوتی ہے مگر کسی مرد کو اندر روضہ کے جانیکا حکم نہین ہے حضرت بی بی للہ کشمیری قدس اللہ سرہا بڑی عارفہ اور کاملہ شہر کشمیر سے ہین انکو بی بی ل ددی بھی کہتے تھے کشف القلوب وکشف القبور اور خوارق اور کرامت مین ایک نشانی اللہ تعالی کی نشانیون مین سے تھین ماباپ انکے سلطان رنچو شاہ کے ساتھ مسلمان ہوے اور حضرت بلبل شاہ کشمیری کے سبب جنکے ذات بابرکات سے کشمیر مین پہلے دین اسلام نے رواج پایا مرید ہوے اوس زمانہ مین بی بی ل ددی کی عمر نو برس کی تھی اکثر ماباپ انکے اپنے ساتھ اونکو خدمت مین حضرت بلبل شاہ رح کے لیجایا کرتے تھے شاہ صاحب اونکو اپنی لڑکی کہا کرتے تھے اور نظر عنایت اونکے حال پر رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ تعالے بی بی ل ددی بڑی کاملہ اور بڑی عارفہ حق کی ہوگی جب جوان ہوئین اونکے والدین نے ایک شخص کے ساتھ بی بی صاحبہ کی شادی کردی گرچہ ظاہر مین گھر کا کام کاج کرتی تھین مگر باطن مین دل سے یاد الہی مین مشغول رہتی تھین ایک دم غافل نہین ہوتی تھین حتی الوسع اپنا حال سب سے چھپاتی تھین جب جذبہ اور استغراق حد کو پہونچا تو گھر کے کام دل مین دل نہ دیتی تھین گھروالے خفا رہتے تھے اور میان بھی ناخوش رہنے لگا نقل ہے کہ بی بی صاحبہ ایکدن مٹکا پانی کا بھرا ہوا اپنے سر پر گھر کو لاتی تھین پیچھے سے خاوند اونکا آیا اور خفا ہوکر مٹکے پر لکڑی ماری ٹھیکری مٹکے کی ٹوٹکر نیچے گر پڑی پانی اوسیطرح اونکے سر پر ٹھہرا رہا جسے اونھون نے اپنے گھر کے سارے گھڑے بھرے اور باقی جنگل مین ڈالدیا اوس جگہ سے پانیکا چشمہ جاری ہوا جب بی بی صاحبہ کی یہ بڑی کرامت ظاہر ہوئی تو شہر مین بہت شہرت ہوئی گروہ گروہ خلق خدا کی خدمت شریف مین حاضر ہوتی تھی چونکہ لوگون کے جمع ہونے سے اونکی یاد الہی مین فرق آتا تھا تو خلقت سے منہ پھیرا اور گھربار سب سے الگ ہوکر حق پرستی اور ریاضت مین مشغول ہوئین اور رات دن جنگلون مین اکیلی روتی پھرتی تھین بے کھائے اور بے سوے مہینہ اور برس مین اوس طرح روضہ کے ساتھ گذر اوقات کرتی تھین یاد الہی راحت فزا تھی اور اللہ اللہ اونکے دلکی غذا تھی اس طرح عبادت کا ایسا فرا

نے اپنے پاس رکھی اور کتابین اوس سے اوٹھائین وفات بی بی جمالؔ کی سن اکہزار و پنجاس ہجری مین ہوئی

حضرت بی بی زبیدہ خاتون قدس سرہا

حضرت زبیدہ خاتون ہارون رشید کی بڑی عابدہ و زاہدہ رقیق القلب و دریادل مشہور ہین کہ آج تک اونکے فیض کی نہرین شہر بغداد اور ملک عرب مین جاری ہین ایک رات بی بی زبیدہ نے خواب مین دیکھا کہ سب انسان و حیوان چرند و پرند صحبت کرتے ہین اس خواب سے اونکو بڑی حیرت ہوئی اور صحیح تعبیر کے واسطے لونڈی کو شیخ وقت کے پاس بھیجا جو بہ باعث ترک ادب سے خالی نتھی لونڈی نے اوس خواب کو اپنی طرف نسبت کرکے بیان کیا شیخ نے فرمایا یہ مضمون تیرے حوصلہ اور ہمت سے افزون ہی یہ خواب کسی اور کا ہی کلام مین تیرے دھوکا ہی تب لونڈی نے ماجرا کہا او بیان واقعی کیا شیخ نے فرمایا بشارت ہو اوسکو جسنے یہ خواب دیکھا کہ خداوند کریم اوس سے ایسا فیض جاری رکھیگا کہ سارے انسان و حیوان چرند و پرند فیضیاب ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بی بی زبیدہ نے بغداد مین پل بنایا اور مقامات دشوار گذار مین سڑکین مسافرخانے بنائے جابجا نہرین آب شیرین کی جاری کین کہ وہ فیض اونکا ابتک زمانے مین موجود ہی اور جب سب عمارتین اور نہرین طیار ہو چکین حساب مصارف کا پیش ہوا حضرت زبیدہ نے وہ کاغذ نہر مین دھودیا اور بہا دیا اور عرض کیا کہ خداوندا جسقدر سامان تیرا دیا تیرے ہی نام سے نذر کیا اور یہ توفیق بھی تجھی تو نے بخشی اسیطرح سے حساب کا کاغذ پانی مین ڈالکے دھودیا تو بھی اپنے فضل سے ساری برائیان میری کے نامہ اعمال سے دھودے اور حشر کو خلق کے روبرو شرمندہ نکرنا اور میری ریاضت کو قبولیت بخش اور برکت دے او مین چنانچہ اوس دعا کے مستجاب ہونے کے آثار خیر و برکت حضرت مجیب الدعوات نے اس وقت تک جہان مین باقی رکھے حال فرخندہ فال بی بی زبیدہ خاتون کا کتب سیر او ملفوظات مین بتفصیل لکھا ہی یہان مختصر لکھا گیا ہی

حضرت بی بی رضیہ قدس اللہ سرہا

حضرت بی بی رضیہ اور بی بی حمیدہ یہ دونو بہنین شہزادیان ہین زمانہ قدیم کی مزاران دونون کا شہر دہلی مین ہی دونو دنیاکی عز و شہرت سے برگزیدہ تہین بڑی صاحب ریاضت اور صاحب عرفان تہین انکی زہد اور پرہیزگاری کے احوال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے چنانچہ اونکا حال یہ ہی کہ سوا ادای فرائض اور

واجبات اور سنن اور مستحبات سے گیارہ سو بار سورۂ قل ہو اللہ با بسم اللہ اور گیارہ سو بار آیۂ کریمہ سلام قولا من رب رحیم ہر روز اس التزام سے پڑھتیں کہ سوائے ایام عذر کے کوئی دن ناغہ نکرتیں اور اوسکا بھی بدل قضا کرتیں اور ہمیشہ باوضو یاد الٰہی میں رہتیں خلوص ان دونوں بیویوں کا اپنے خدا کے ساتھ ایسا بڑھا ہوا تھا اور تاثیر اوسکی ایسی ظاہر ہوئی تھی کہ نقل ہے کہ ایکسال ماہ مبارک رمضان میں ان دونوں بیویوں نے کہ روزہ دار یاد خدا میں تھیں اور ذکر اللہ زبان پر جاری تھا سوئیان اپنے ہاتھ سے بٹیں اور دھوپ میں سوکھنے کو رکھیں اتفاقاً کوا آیا اور کچھ سوئیان اپنی چونچ میں لے اوڑا پڑوس میں گھر تھا ایک ہندو کا کہ وہ کارندہ تھا سرکار کا اور اوسکے گھر میں مرد وعورت بارہ آدمی تھے اور وہ وقت اونکے کھانا پکانے اور کھانا کھانے کا تھا اور سامان اونکی رسوئی کا مہیا تھا کہ اوس کوے کی چونچ سے کچھ سوئیان اونکی ہانڈی میں گریں کہ اونکو اوسکی اطلاع نہوئی جب کھانا طیار ہوا اور سب نے کھایا تھوڑی دیر کے بعد اونکے دلون پر ایسی تاثیر پیدا ہوئی کہ ہر ایک کو بت پرستی نہ بھائی اور خدا پرستی اچھی نظر آئی آخر ایسا جوش ہدایت کا ہوا کہ وہ بارہ آدمی مسلمان ہوئے شرک وکفر سے توبہ کی موحد خدا پرست بنے جب مالک گھر کا باہر سے آیا اور اوسکو یہ حال معلوم ہوا پہلے تو گھبرایا پھر آخر بقول مولوی معنوی۔ صحبت صالح ترا صالح کند۔ کنبے سے جدا ہونا اور اکیلا رہنا نہ بھایا اسلام لایا پاک مسلمان ہوا غرض کہ اللہ کے نام کو اور اوسکے ذکر باخلاص کو بڑا اثر ہے اور بہت بڑی برکتیں ہیں کہ بیان اوسکا نہیں ہوسکتا اور جو کچھ کہیے اور لکھیے وہ سب کم ہے اور اسیطرح اوسکے یاد کرنیوالون نام جپنے والون کا بھی بڑا رتبہ ہے اور اونکے بھی خیر و برکات کا بیان ہو نہین سکتا کہ وہ خدا سے اور خدا اونسے جدا نہین۔ ع خاصان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند

تمام شد

خاتمۃ الطبع شکر ہے خدای عزوجل کا کہ جسنے توفیق دی ذکر صالحات کی اور خاتمہ لکھوایا تحفۂ مومنات کا الٰہی اپنے کرم سے اس ذکر خیر کے برکت سے قبولیت دے تو اس کتاب کو اور دور کر ہمسے [illegible] اور نزدیک کر ہمسے بھلائیان اور دے تو ہمکو ثبات و تقاوت بحرمت ختم الرسالت اور ہمارے عزیزوں [illegible]۔

اور سب مسلمانون کو اور بخش دے گناہ ہمارے اور خاتمہ بخیر کر ہمارا ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ای
اوگہو اور اے نیکبخت عورتون پڑھو تم اور سنو تم اس کتاب کو دل سے اور گوش ہوش سے اور نہ سمجھو تم ان
حکایات کو مثل اور کہانیون سنانے اہل ہوس کے اثر کے اگر ہو تم ڈرتے خدا سے اور محبت رکھتے اوسکے
دوستون سے پس اگر سنو گے اس بذکر خیر کو نیت خیر سے امید ہے کہ اللہ یقین اجر دے اور اصلاح کرے
تمہارے حال و مآل کی اور جو لوگ غافل ہین خدا سے اور اوسنے ہوئی ہین دنیا کی حرص و ہوا سے
انکو غفلت سے چھڑاسنے اوسکا بھی بیڑا پار لگاسے کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہے تائب کے
لیے یہ حکم برملا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ توبہ کرنیوالا گنا
ہونسے ایسا پاک ہوتا ہی جیسا بیگناہ پاک ہی گناہون سے پس اے لوگو اور نیکبخت عورتو قریب سمجھو موتکو
جلد ہی کرو توبہ کرنے مین اور نہ مایوس ہو اپنے گناہون پر خدا کی رحمت سے کہ خدا کی رحمت سارے جہان کے
گناہون سے بڑھی ہوئی ہی جیسا کہ فرماتا ہے قرآن مین اللہ غفور رحیم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا نا امید ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ بخش دیگا سارے گناہون کو چنانچہ موافق اس
کلام کے اور مناسب اس مقام کے ذکر ہے ایک نیکبخت عورت کا کہ جسنے اللہ کا کلام سنکر توبہ کی اور وہ
مقبول خدا کی ہوئی حکایات الصالحین مین مذکور ہی کہ شہر بصرہ مین ایک عورت تھی گانا بجانا اوسکا کام
تھا مطربہ شعوانہ اوسکا نام تھا شادی مین گاتی بجاتی تھی غمی مین نوحہ دردانگیز سناتی تھی گھر گھر شادی مین
اوسکا انعام اور غمی مین حصہ اوسکے نام مقرر تھا بڑی مالدار شوخ و عیار مشہور تھی و لعب و فریب مغرور
تھی ایک دن بطریق سیر نکلی پوشاک قیمتی زیور بیش بہا پہنے ہوے لونڈیان اور پیش خدمتین ترکی
رومی گرد اوسکے گھیرے ہوے اتفاقا اوسطرف اوسکا گذر ہوا جہان شور و فغان ہو رہا تھا آواز رونے
اور چلانے کی سنی بڑی حیرت مین پڑی لونڈی کو خبر لینے بھیجا جب وہ نہ پھری دوسری کو بھیجا وہ بھی
وہین کی ہو رہی تیسری پھر چوتھی کو بھیجا بارے ایک نے خبر دی آکے کہ یہان ماتم نہین مجلس
وعظ ہی ہر ایک اپنے گناہون پر پشیمان ہی خوف و تضرع باعث نالہ و فغان ہی یہ مضمون سنکے ہنسی
اور خود اس دھوکے سے چلی دیکھون تو کیونکر روتے ہین اور خوف و تضرع کرتے ہین سو چلی ان وہ جال مین جس سے

زمانہ کا چلن بگڑے تو خدا کی یاد بھولے شیخ بت سے برہمن بگڑے تو غرضکہ جب مجلس میں پہنچی دیکھا کہ حضرت صالح مروی منبر پر وعظ فرماتے ہیں اللہ رب العالمین کے فضل اور غضب کا بیان سناتے ہیں اثر دحام خاص و عام ہے آہ و بکا سے برپا کہرام ہے یہ کیفیت دیکھکر طبیعت بدل گیی حشر کا حال ہولناک سنکر خاطر دل سے گیے سبحان اللہ کیا شان ہے اوسکی چون و چرا کرنے کی مجال ہے کس کی سب بندہ پرور ملک نواز ہے وہ سارے عالم سے بے نیاز ہے وہ الغرض چلائی کہ ای پیشوا مسلمانوں کے دوستدار خدا کے اور خدا کے بندوں کے میرے سوال کا جواب فرمائیے آیا قبول ہوگی توبہ میری اور بخشے جائینگے گناہ میرے گناہ زیادہ ہیں آسمان کے تاروں سے اور دریا کی لہروں سے فرمایا حضرت صالح نے نہ مایوس ہو خدا کی رحمت سے کہ رحمت اوسکی بہت وسیع ہے قبول ہوگی توبہ تیری اگر توبہ کرے تو سچے دل سے اور بخشے جائینگے گناہ تیرے اگرچہ شعوانہ کے گناہوں سے زیادہ ہوں یہ سنتے ہی فریاد کی اور کہا میں ہی ہوں شعوانہ گنہگار خدا کی اور سر مارا ہر دو سر اکی یہانتک روئی کہ گر پڑی بیہوش ہوکر پھر جب افاقہ ہوا توبہ کی صدق دل سے اور گئے اپنے گھر لوٹا یا سب سامان اور دیا راہ خدا میں مال و دولت اسباب مع نقد نذر و نیاز جو کچھ تھا پاس رکھے اور آزاد کیا غلاموں اور لونڈیوں کو اور اختیار کیا کھانا اور پہنانا نان جوین جائے گزین کا در بند کیا دروازہ گھر کا اور مشغول رہی عبادت الٰہی میں اور روتی رہی باقی عمر یہانتک کہ بسر کیے چالیس برس یہی حال میں اور گذر گئی دنیا سے انا للہ و انا الیہ راجعون الٰہی اپنے فضل و کرم سے اسوقت کے گنہگاروں کو بھی توبہ نصیب کر اور رحم کر ہمپر اور کل امت مرحومہ پر یا ارحم الراحمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

قطعہ تاریخ نتیجہ ذہن وقاد مظفر علیخان وحشت

لکھی ہے کیا ہی خوب انور علی نے
پڑھا کیجے یہی دن رات تاریخ
مظفر خان سے بولا ہاتف غیب

یہ کر خیر مقصودات تاریخ
پڑی جب فکر ایسے مادے کی
کہو اوصاف مستورات تاریخ ۱۲

جہان کی یہ مبارک نئی ہیوتم
سمجھ لیں جس سے ہم اوقات تاریخ
تمام شد

اطلاع

یہ کتاب مجمع برکات مسمی بہ تحفۃ المومنات بموجب قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ع داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ کے ہو چکی پس بدون اجازت راقم کے کوئی صاحب چہاپنے اس کتاب کا قصد نہ فرماوین جسقدر نسخے مطلوب ہون مطبع نظامی کانپور سے منگا لیوین

اور مقامات ذیل مین بھی یہ کتابین مل سکتی ہین

کانپور مطبع نظامی	لکھنؤ چوک محمد محبوب ستار خان	الہ آباد سرائے گڑھ سید قائم علی	بنارس چوک جدید حافظ نور محمد
عظیم آباد خواجہ کلان گھاٹ شیخ عبد الحمید	کلکتہ کلنگا امیر جان	ڈہاکہ بیگم بازار مولوی علیم الدین احمد	آگرہ بازار سیب حافظ رحیم جان
دہلی دریبہ کلان میر احمد اللہ	پشاور بازار قصہ خوانی میر امام علی شاہ	جبلپور متصل کوتوالی شیخ دائم علی	اندور چھاونی غفور خان میر امیر علی
بھوپال کفایت اللہ خان	بمبئی بھنڈی بازار مولوی حسین علی	حیدرآباد دکن شیخ محمد یعقوب	بروده گجرات میر امام الدین

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

العبد

عبد الرحمن عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

محمد روشن خان حنفی سنہ ۱۲۸۳
محمد عبد الرحمن بن حاجی

فہرست اون بیبیوں نیک ناموں کی جنکا اس رسالہ مین بیان ہے

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
	۲	**پہلی مجلس**
۱	۲	حضرت بی بی حوا علیہا السلام
۲	۳	حضرت بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا
۳	۴	حضرت بی بی ہاجرہ رض
۴	۵	حضرت بی بی زلیخا رض
۵	۶	حضرت بی بی خاتون والدہ موسی ع
۶	۶	حضرت بی بی آسیہ بی بی فرعون
۷	۶	حضرت بی بی صفورہ بیٹی شعیب ع بی بی موسی ع
۸	۷	حضرت بی بی بلقیس بی بی سلیمان ع
۹	۸	حضرت بی بی مریم رض والدہ عیسی ع
	۹	**دوسری مجلس**
۱۰	۱۰	حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رض
۱۱	۱۱	حضرت بی بی زینب رض
۱۲	؍؍	حضرت بی بی زینب بنت جحش
۱۳	؍؍	حضرت بی بی سودہ رض
۱۴	۱۲	حضرت بی بی صفیہ رض
۱۵	؍؍	حضرت بی بی ام حبیبہ رض
۱۶	۱۳	حضرت بی بی حفصہ رض

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
۱۷	۱۳	حضرت بی بی جوریہ رض
۱۸	؍؍	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رض
۱۹	۱۴	حضرت بی بی میمونہ رض
۲۰	؍؍	حضرت بی بی ام سلمہ رض
	۱۵	**تیسری مجلس**
۲۱	؍؍	حضرت بی بی زینب رض
۲۲	؍؍	حضرت بی بی رقیہ رض
۲۳	؍؍	حضرت بی بی ام کلثوم رض
۲۴	۱۶	حضرت بی بی فاطمہ زہرا رض
	؍؍	**چوتھی مجلس**
۲۵	؍؍	حضرت بی بی رائدہ رح (?)
از ۲۶ تا ۳۱	۱۷	حضرت بی بی حاج و تاج و نوز (?) و حور و گوہر و شہباز رح
۳۲	۱۹	حضرت بی بی خولہ رح بیٹی حضرت ازور رض کی بہن حضرت ضرار ابن الازور کی رض
۳۳	۲۵	حضرت بی بی شعوانہ عجمی رح
۳۴	؍؍	حضرت بی بی غفیرۃ العابدہ رح
۳۵	؍؍	حضرت بی بی رابعہ بصری رح

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
۳۶	۲۹	حضرت بی بی نفیسہ رح
۳۷	۳۱	حضرت بی بی فاطمہ نیشاپوریہ رح
۳۸	"	حضرت بی بی تحفہ رح
۳۹	۳۲	حضرت بی بی ام محمد ہمشیرہ حضرت شیخ ابی عبد اللہ رح
۴۰	"	حضرت بی بی آمنۃ الواحد رح
۴۱	۳۳	حضرت بی بی امۃ السلام رح
۴۲	"	حضرت بی بی میمونہ واعظہ رح
۴۳	"	حضرت بی بی ام محمد بنت حضرت شیخ ابی عبد اللہ رح
۴۴	"	حضرت بی بی سیدہ خدیجہ واعظہ قدس اللہ سرہا
۴۵	۳۴	حضرت بی بی کریمہ وزیرہ قدس سرہا
۴۶	"	حضرت بی بی فاطمہ واعظہ قدس سرہا
۴۷	"	حضرت بی بی فاطمہ بنت نصر رح
۴۸	"	حضرت بی بی سارہ قدس اللہ سرہا
۴۹	"	حضرت بی بی فاطمہ سام قدس اللہ سرہا
۵۰	۳۵	حضرت بی بی قرسم والدہ حضرت فرید الدین گنج شکر قدس اللہ سرہا
۵۱	۳۵	حضرت بی بی زلیخا والدہ سلطان جی رح
۵۲	۳۶	حضرت بی بی اولیا قدس اللہ سرہا
۵۳	۳۶	حضرت بی بی راستی قدس اللہ سرہا
۵۴	۳۷	حضرت بی بی اللہ کشمیری قدس سرہا
۵۵	۳۸	حضرت بی بی فاطمہ سیدہ گیلانی رح
۵۶	۳۹	حضرت بی بی خاتون جمال قدس سرہا
۵۷	۴۰	حضرت بی بی زبیدہ خاتون رح
۵۸	"	حضرت بی بی رضیہ معروف بی بی حبیبہ رح

تمام شد

تاریخ ریختہ تسلیم [illegible] سہسوانی

فضل خدا سے طبع ہو چکی جب کتاب
تاریخ اس کی طبع کی تسلیم نے لکھی

بخشے کریم اجر [illegible]
حقا چھپی ہے [illegible]
۱۲۸۵

ایضاً

بفضل خدا تحفۃ المومنات
چو لم خواست تسلیم تاریخ طبع

بہ پرداز مرغوب شد منطبع
خرد گفت پر خوب شد منطبع
۱۲۸۵

فہرست اون بیبیوں کے ناموں کی جنکا اس رسالہ میں بیان ہے

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
	۲	**پہلی مجلس**
۱	۲	حضرت بی بی حوا علیہا السلام
۲	۳	حضرت بی بی سائرہ رضی اللہ عنہا
۳	۴	حضرت بی بی ہاجرہ رض
۴	۵	حضرت بی بی زلیخا رح
۵	۶	حضرت بی بی خاتون والدہ موسی ع
۶	۶	حضرت بی بی آسیہ رض بی بی فرعون
۷	۶	حضرت بی بی صفورہ بیٹی شعیب ع بی بی موسی ع
۸	۷	حضرت بی بی بلقیس بی بی سلیمان ع
۹	۸	حضرت بی بی مریم والدہ ماجدہ عیسی ع
	۹	**دوسری مجلس**
۱۰	۱۰	حضرت بی بی خدیجۃ الکبری رض
۱۱	۱۱	حضرت بی بی زینب رض
۱۲	؍؍	حضرت بی بی زینب رض بنت جحش
۱۳	؍؍	حضرت بی بی سودہ رض
۱۴	۱۲	حضرت بی بی صفیہ رض
۱۵	؍؍	حضرت بی بی ام حبیبہ رض
۱۶	۱۳	حضرت بی بی حفصہ رض
۱۷	۱۳	حضرت بی بی جویریہ رض
۱۸	؍؍	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رض
۱۹	۱۴	حضرت بی بی میمونہ رض
۲۰	؍؍	حضرت بی بی ام سلمہ رض
	۱۵	**تیسری مجلس**
۲۱	؍؍	حضرت بی بی زینب رض
۲۲	؍؍	حضرت بی بی رقیہ رض
۲۳	؍؍	حضرت بی بی ام کلثوم رض
۲۴	۱۶	حضرت بی بی فاطمہ زہرا رض
	؍؍	**چوتھی مجلس**
۲۵	؍؍	حضرت بی بی رائدہ رح
از ۲۶ تا ۳۱	۱۷	حضرت بی بی حاج و تاج و نور و حور وگوہر و شہباز رح
۳۲	۱۹	حضرت بی بی خولہ رح بیٹی حضرت ازور کی بہن حضرت ضرار ابن الازور کی رض
۳۳	۲۵	حضرت بی بی شعوانہ عجمی رح
۳۴	؍؍	حضرت بی بی عفیرۃ العابدہ رح
۳۵	؍؍	حضرت بی بی رابعہ بصری رح

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نام
۳۶	۲۹	حضرت بی بی نفیسہ رح
۳۷	۳۰	حضرت بی بی فاطمہ نیشاپوریہ رح
۳۸	″	حضرت بی بی تحفہ رح
۳۹	۳۲	حضرت بی بی ام محمد والدہ حضرت شیخ ابی عبد اللہ رح
۴۰	″	حضرت بی بی امۃ الواحد رح
۴۱	۳۳	حضرت بی بی امۃ السلام رح
۴۲	″	حضرت بی بی میمونہ واعظہ رح
۴۳	″	حضرت بی بی ام محمد بنت محمد بن علی بن عبد اللہ رح
۴۴	″	حضرت بی بی ستیتہ [illegible] واعظہ قدس اللہ سرہا
۴۵	۳۴	حضرت بی بی کریمہ مروزیہ قدس سرہا
۴۶	″	حضرت بی بی فاطمہ واعظہ قدس سرہا
۴۷	″	حضرت بی بی فاطمہ بنت نصر رح
۴۸	″	حضرت بی بی سارہ قدس اللہ سرہا
۴۹	″	حضرت بی بی فاطمہ سام قدس اللہ سرہا
۵۰	۳۵	حضرت بی بی قرسم والدہ حضرت فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہا
۵۱	۳۵	حضرت بی بی زلیخا والدہ سلطان جی رح
۵۲	۳۶	حضرت بی بی اولیا قدس اللہ سرہا
۵۳	۳۶	حضرت بی بی راستی قدس سرہا
۵۴	۳۷	حضرت بی بی اللہ کشمیری قدس سرہا
۵۵	۳۸	حضرت بی بی فاطمہ سید گیلانی رح
۵۶	۳۹	حضرت بی بی خاتون جمال قدس سرہا
۵۷	۴۰	حضرت بی بی زبیدہ خاتون رح
۵۸	″	حضرت بی بی رضیہ عرف بی بی عجیبہ رح

تمام شد

تاریخ ریختہ تسلیم محمد انوار حسین سہسوانی

فضل خدا سے طبع ہوئی جبکہ یہ کتاب
تاریخ اسکی طبع کی تسلیم نے لکھی

بخشے کریم اس کا اثر بہر مومنات
حقا چھپی ہی صاف حکایات صالحات
۱۲۸۵

ایضاً

بفضل خدا تحفۃ المومنات
دلم خواست تسلیم تاریخ طبع

بہ پرداز مرغوب شد منطبع
خرد گفت پر خوب شد منطبع
۱۲۸۵